مرزا جی اور اسلامی عبادات

(شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی)

قادیانی جماعت

جو کہ اپنے آپ کو صرف جماعت احمدیہ کہلانا پسند کرتی ہے، لیکن ساتھ ہی مسلمان ہونے کی دعویدار ہے۔ یہ جماعت مرزا غلام اے قادیانی، بانی جماعت کو بنیادی طور پر مسیح موعود اور مہدی موعود، کبھی کبھار دوسروں کو بات کے چکر میں ڈالنے کے لئے مجدد یا محدث بھی کہتی ہے۔ قادیانی گروہ کی زیادہ تعداد، درحقیقت مرزا صاحب کو ایک نبی یقین کرتی ہے۔ ایک دلچسپ بات، کہ آج تک کسی بھی مدعی نبوت اپنے نبی کی نبوت پر اُس مذہب کے کسی بھی گروہ نے نبی ہونے یا نبی نہ ہونے کا سوال نہیں اُٹھایا، بلکہ اپنے نبی کو نبی کہتے اور یقین کرتے ہیں۔ یہ اعزاز بھی صرف مرزا صاحب کے پیروکاروں کو ہی حاصل ہوا کہ مرزا غلام اے قادیانی نبی تھے یا نہیں اس پر دو حصوں میں اور سو سال کے اندر اندر مزید چودہ یا پندرہ فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ اور صرف ایک عام نبی ہی نہیں بلکہ نعوذ باللہ اس سے بھی بہت بڑھکر!

ذاتی تجربہ

کی بناء پر وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ قادیانی جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد کو بھی مرزا صاحب کے اصل عقائد اور اعمال، اقدار، اخلاق، تحریفات کا علم نہیں، اور وہ صرف اتنا ہی جانتے ہیں جتنا انکو مرزا خاندان کے تنخواہ دار بھونپو یعنی مربیان بتاتے ہیں یا پھر وہ یہ تو سنتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اَسی (۸۰) سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں، یہ علیحدہ بات کہ انکی بار بار دہرائی ہوئی باتوں کو نکال دیں تو غالبًا تین یا چار کتابیں ہی برآمد ہوں۔ جماعت بظاہر کہتی ہے کہ مرزا صاحب کی کتابیں پڑھو لیکن عملی طور پر جماعتی نظام نے ایسی حکمت عملی اختیار کی ہے کہ جماعت کے ممبران پانچ/چھ کتابوں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ وہ پانچ یا چھ کتابیں یہ ہیں، الوصیت (تاکہ مال اور جائداد ہتھیا سکیں)۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب (تاکہ جماعت جو چندہ لے رہی اسکا جواز دکھا سکے)، ایک غلطی کا ازالہ (تاکہ نبوت کا پیگام ذہنوں میں بٹھائے)، پیغام صلح (عام قادیانی کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے کہ مرزا صاحب امن پسند نبی ہیں)، کشتی نوح (کم پڑھے لوگوں کو ہمیشہ طاعون سے ڈرا کر قابو رکھنا)، اسلامی اصول کی فلاسفی (عام قادیانی کو یہ بتانے کے لئے مرزا صاحب پیچیدہ کتابیں بھی لکھ لیتے تھے۔ علیحدہ بات کہ بعد میں مرزا صاحب کو بھی سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا لکھا ہے)۔ آخری دو تو غالبًا مرزا مسرور کی بھی سمجھ میں نہیں آتیں عام قادیانی کی سمجھ میں کیا آئیں گی۔ اگر قادیانی گروہ کے لوگ اس مقرر کردہ دائرے سے باہر نکل کر مرزا صاحب کی کتابیں پڑھنی شروع کر دیں تو وہ انشاء اللہ جماعت کو ہی اپنے دلوں اور گھروں سے بھی نکال دیں گے۔ ویسے بھی مرزا طاہر چوتھے خلیفہ نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ مرزا صاحب کی کتابیں کوئی انسان ۲-۳ صفحے سے زیادہ نہیں پڑھ سکتا۔ اور اس مضمون کے مولف نے ذاتی طور پر سنی ہے۔ اور مرزا صاحب کے بارہ میں ادھورہ علم ہونا اور صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے قادیانی حضرات دیانتداری سے بھی یہ سوال کرتے ہیں کہ مسلمان قادیانی جماعت کو مسلمان کیوں نہیں سمجھتے، حالانکہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں، قرآن کریم پر یقین کرتے ہیں۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں، زکوٰۃ اور حج پر یقین کرتے ہیں۔ اس کے باوجود مسلمان، قادیانیوں (احمدیوں) کو غیر مسلم قرار دیکر اور اُن سے فاصلہ رکھ کر اُن کے ساتھ ظلم کرتے ہیں۔

یہاں مرزا صاحب کی زندگی کا اس پہلو سے جائزہ پیش کرنے کی کوشش ہے تا جو قادیانی حضرات ایسے سوال کرتے ہیں، تاکہ ان کے سامنے یہ پہلو بھی آجائے، شاید اس طرح اللہ تعالےٰ اس کوشش کو قبول کرتے ہوئے اُن کو قرآن کریم کی نصیحت کے مطابق غور اور فکر کا موقع عنایت کر دے۔ آمین!

اسلام میں عبادات

ایک عام مسلمان کے لئے بھی بجالانی ضروری ہیں، لیکن مومن کے لئے تو اسکی بہت ہی تاکید ہے، اور مومن کے لئے، قرآن کریم کے مطابق عمل صالح کے ساتھ ایمان لانا تو ضروری ہے ہی۔ لیکن سورۃ النساء، آیت کریمہ ۱۶۲ (قادیانی جماعت کے حساب سے ۱۶۳) میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، ”مگر جو لوگ ان میں سے علم میں راسخ (یعنی پکے۔ ناقل) ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور

روز آخرت کو مانتے ہیں''۔ ایک مومن کے لئے یہ بنیادی شرائط ہیں تو یقیناً ولایت کا دعویدار، یا اُس سے آگے مجددیت، محدثیت، اور سب سے بڑھکر نبی ہونے کے دعویدار کے لئے تو ان پر انتہائی احتیاط، باریک بینی کے ساتھ عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔اس آیت کریمہ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ہمیں کسی بھی غلطی سے بچانے کے لئے، اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں دو وحیوں کا ذکر کرتا ہے۔ایک جو رسول کریم ﷺ سے قبل نازل ہوئیں۔اور دوسری جو رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔تیسری کسی وحی کا ذکر نہیں جو بقول مرزا غلام اے قادیانی پرنازل ہوئی۔

مرزا غلام اے قادیانی

کا دعویٰ نبوت کوئی دوسرے انبیاء کی طرح نہیں۔ بلکہ سب انبیاء کرام علیہم السلام حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ سے بھی بڑھکر ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں: ''اس میں اصل بھید یہی ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیین پر ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اُسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پا لیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جسکا نام ظل طور پر محمدؐ اور احمدؐ رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمدؐ خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمدؐ ثانی اُسی محمد ﷺ کی تصویر اور اُسی کا نام ہے''۔ ایک غلطی کا ازالہ، رخ ص ۲۰۹ /ج نمبر ۱۸۔

☆ اُنکے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے، نے اسکی تشریح میں لکھا ہے، ''مسیح موعود کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا''۔

کلمۃ الفصل / ص ۱۱۳ / از مرزا بشیر احمد ایم اے۔

☆ ان حوالوں سے کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب اور انکے متبعین انکو نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ کے برابر سمجھتے ہیں۔مرزا صاحب کے بیٹے کی شہادت میری اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ جو نتیجہ میں نے نکالا ہے وہ صحیح ہے۔

☆ لیکن اس سے بھی بڑھکر جز ہر اس ایک فقرے کے اندر مخفی ہے، مقام رسول اللہ پر کتنا سخت اور گہرا، بالواسطہ حملہ ہے؟ رسول کریم ﷺ کو نبوت ملی اور انہوں نے تب اس میں کمال حاصل کیا، لیکن مرزا صاحب کو نبوت ملنے سے پہلے ہی تمام کمالات دے دئے گئے اسکے بعد انکو صرف ظلی نبی یعنی ایک سایہ کو رسول کریم ﷺ کے برابر کھڑا ہونے کے قابل کر کے، رسول کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو کھڑا کر دیا۔اور ساتھ ہی عندیہ دے دیا کہ ابھی ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔ استغفراللہ۔

اس وجہ سے ضروری

ہے کہ جب ہم مرزا صاحب کی عبادات کا جائزہ لیں تو جماعت کے اس موقف کو پیش نظر رکھتے ہوئے، ہم مرزا صاحب کی عبادات، ریاضت، تقویٰ، توفیق باللہ، عمل و گفتگو کو اس نقطہ نظر سے دیکھیں گے کہ کیا واقعی مرزا غلام اے قادیانی نے کم از کم عبادات میں تمام کمالات کو حاصل کر لیا؟ کیونکہ اسلام میں عبادات بنیادی اینٹ ہیں، جن پر باقی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔عبادات میں انکی روح کے مطابق نیز ظاہر و قول میں بھی سنت کے مطابق عمل کریگا تو کمالات کی منزل تک پہنچے گا۔

رحمت اللعالمین

شافع دو جہاں، حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ کسی بھی شخص کا موازنہ کرنا، میرے ایمان کے مطابق جائز ہی نہیں، کجا کوئی برابری کا یا آگے بڑھنے کا دعویٰ کرے۔ آنحضور ﷺ کا مقام اگر کسی کی سمجھ میں مکمل طور پر آجائے تو پھر وہ رحمت اللعالمین ہی نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ انسانی ذہن جس چیز کی حقیقت کو پا لیتا ہے، انسان کے پاس اسکی کوئی قدر قیمت نہیں رہتی، اور یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ رسول پاک ﷺ کو دونوں جہانوں کا شافع، نبیوں کا سردار اور رحمت اللعالمین، یعنی کل عالم کے لئے ہمیشہ کے لئے رحمت قرار دے اور پھر اس عظیم انسان کی قدر و قیمت بھی ختم کر دے، تا کہ نعوذ باللہ انسان اس سے بہتر کسی رحمت اللعالمین کی تلاش میں لگ جائے؟ یہ ممکن ہی نہیں! انسانی ذہنوں کو رسول کریم ﷺ کے مقام کا مکمل ادراک ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن مرزا صاحب کی طرح جب کوئی شخص بے بنیاد تعلیموں کے دعوے کرے تو پھر ضروری ہے کہ اسکی کردار، گفتار اور عمل کا جائزہ اسکی دعووں کے مطابق لیا جائے، تا کہ حق واضح ہو سکے۔اور یہ موازنہ نہیں بلکہ حق اور باطل کے درمیان وضاحت کی کوشش ہے۔اللہ تعالےٰ اس کوشش کو قبول کرے۔ آمین!

کلمہ شہادت

اسلام کا بنیادی رُکن ہے جس کو نیت اخلاص کے ساتھ انسان اپنی زبان سے ادا کر کے اسلام کے محل میں داخل ہوتا ہے۔

کلمہ طیبہ یعنی أشهد أن لّا اِ لَهَ اِ لّا الله و أشهدُ أنّ محمداًالرسُولُ الله، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ لاشریک ہے اور محمدﷺ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔

☆ صرف رسول پاکﷺ کو تمام انبیاء کی مقابلہ میں جو پانچ چیزیں عنایت کی گئیں ان میں ایک کلمہ بھی ہے۔ جو اس سے قبل کسی نبی کو نہیں دیا گیا اور کلمہ میں جس طرح اللہ تعالےٰ کی واحدانیت کا پہلے اقرار ہے اس سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ اسی طرح کلمہ کے دوسرے حصہ میں بھی صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰﷺ کا ہی ذکر ہے اور کلمہ میں انکا کوئی شریک نہیں،نہیں،نہیں۔

☆ لیکن بدقسمتی سے مرزا صاحب اور انکی جماعت کا موقف ہے کہ نعوذ باللہ مرزا صاحب بھی کلمہ میں شریک ہیں! مرزا بشیر احمد، ایم اے، پسر مرزا غلام اے قادیانی نے لکھا،'' پس مسیح موعود خود محمدؐ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی''۔ کلمة الفصل / ص ۱۵۸۔

ہر مسلمان کلمہ شہادت پڑھتا ہے اور مرزا صاحب بھی اپنے کو مسلمان کہتے تھے اور انکے ماننے والے بھی اپنے آپ کو مسلمان کے روپ میں ہی پیش کرنا پسند کرتے ہیں، اور کلمہ پڑھتے بھی ہیں یقیناً مرزا صاحب نے بھی کلمہ پڑھا ہوگا، لیکن اب اس کلمہ کے ساتھ حقیقی طور پر کیا حشر کرتے ہیں مرزا صاحب؟

کلمہ شہادت کا پہلا حصہ

اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا ہے کہ:'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ لاشریک ہے''۔ اور اسکے بعد قرآن کریم میں بے شمار جگہ یہ بات دہرائی گئی ہے۔

☆ اس جگہ قبل اس کے ہم آگے بڑھیں ایک اہم بات جو سامنے آئی، قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ہر جگہ اپنے لئے اللہ کا نام استعمال کیا ہے جو کہ ایک مکمل ترین نام ہے۔ کچھ جگہ صفاتی نام ہیں۔ اسلامی لٹریچر میں بھی بزرگوں نے اکثر اللہ کا لفظ ہی استعمال کیا ہے۔ لیکن ایک حیران کُن امر یہ ہے کہ اُردو زبان میں جس میں کہ مرزا صاحب کی زیادہ تر تحریریں ہیں، اللہ کا لفظ ہی زیادہ تر مستعمل اور جانا پہچانا بھی ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزا صاحب نے نامعلوم کیوں اپنی تحریروں میں بجائے قرآنی اور مکمل نام اللہ استعمال کرنے کے بجائے لفظ ''خدا'' استعمال کیا ہے۔ جس کی جمع ''خداؤں'' کا لفظ ہے۔ اور اللہ کا لفظ شاذونادر ہی استعمال کیا ہے۔ حالانکہ جس طرح وہ اپنا تعلق ہمیں خدا سے بتاتے ہیں انکو تو لفظ اللہ کا استعمال کرنا چاہئے تھے۔

☆ ایک اور بات کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ذاتی نام قرآن کریم میں اللہ بتایا ہے اور باقی اپنے نام صفاتی نام بتائے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کے خدا نے ان کو اپنا ایک نیا نام، (صفاتی نام نہیں) بتایا ہے۔ مرزا صاحب بتاتے ہیں'' خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ **یَلَاشْ** خدا کا ہی نام ہے''۔ تحفه گولڑویه / رخ، ج / ص ۱۱۷، حاشیه۔ لیکن عجیب بات کہ خدا ان کو خاص طور پر وحی کر کے **یلاش** نام بتا رہا ہے، جو کہ آج تک کسی اور کو نہیں بتایا۔ لیکن اس کے باوجود یہ نام مرزا صاحب نے شاید ہی کسی جگہ استعمال کیا ہو۔ کیا اللہ نے یہ نام خواہ مخواہ ہی بتایا، کیا سکے بتانے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ مرزا صاحب اس نام کو استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے متعارف کروائیں؟ یا جیسا کہ مرزا صاحب ہر جگہ اپنے آپ کو اور اپنے کاموں کو رسول کریم سے بڑھا کر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، شاید یہاں بھی بتانا چاہتے ہیں کہ انکو، اُنکے خدا نے اپنے نام بھی رسول کریم سے زیادہ بتائے ہیں۔ **نعوذ باللہ من ذالک**۔

☆ کیا کہیں یہ وجہ تو نہیں تھی کہ مرزا صاحب کے خدا کا تصور انگریز تک ہی تھا۔ مرزا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں، کہ ایک بار انہوں نے کچھ کاغذات خدا کو دستخط کے لئے پیش کئے اس وقت ایسا لگتا تھا کہ خدا کوئی بارعب انگریز کی طرح ہے۔ یہ کل رسائی (پہنچ) ہے کہ مرزا قادیانی کے دماغ کی، کہ اُنکا خدا کا تصور انگریز تک جا کر ختم ہو گیا۔ اور وہ ملکہ وکٹوریہ کو بڑی محبت کے ساتھ ملکہ عالیہ کے لقب سے پکارتے تھے، جو کہ تعالےٰ کی قبیل کا لفظ ہے۔ ملکہ تو دور کی بات وہ، مدعی نبوت ورسالت ہونے کے باوجود انگریز افسروں کی بھی جس طرح خوشامد کرتے رہے اس طرح تو شاید کوئی مزارعہ اپنے جاگیردار کی بھی کرتا ہو۔ ہمارے اس شبہ کو آئندہ کچھ پیش کئے جانے والے حوالے تقویت دیتے ہیں۔ یقینی بات تو اللہ

تعالےٰ جو علیم وخبیر ہے جانتا ہے یا پھر مرزا صاحب اور اُنکا خدا۔ **افلا تدبرون**۔

☆ کلمہ شریف کے پہلے حصہ کا کس طرح مذاق اُڑاتے ہیں ''جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالےٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ'' تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں، جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ تو اُس سے نکلا اور اُس نے تمام دنیا سے تجھ کو چُنا''۔ کتاب البریہ / روحانی خزائن جلد ۱۳ / صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱۔

☆ میری ہر صاحب ضمیر سے استدعا ہے، خاص طور پر قادیانی (احمدی) حضرات سے کہ وہ خود صاف باطنی سے فیصلہ دیں کہ کیا نبیوں کے سردار، رحمت اللعالمین، شافع دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سے لیکر ایک ادنیٰ سے شخص تک جو اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے یہ موقف صحیح یا قابل قبول ہوسکتا ہے؟ کیا یہ اسلام کے پہلے اور بنیادی اقرار کے مطابق ہے؟ مرزا صاحب کس خدا کے پانی (نطفہ) سے تھے؟ اللہ جل شان جلالہٗ کے بارہ میں یہ سوچ ہی جھری جھری طاری کر دیتی ہے بدن پر!

☆ بقول مرزا صاحب کے خدا مرزا صاحب کی توحید پھیلانا چاہتا ہے، ''خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیت پھیلا دے''۔ تذکرہ / صفحہ ۸۰۴ / ۱۸۴ / تیسرا ایڈیشن۔ کیا اس تحریر کا مطلب یہ نہیں بنتا کہ خدا تعالےٰ اپنی توحید سے نعوذ باللہ دستبردار ہو گیا ہے اور اب مرزا غلام احمد قادیانی، جو تیس (۳۰) سے زیادہ بیماریوں میں مبتلا، دن میں سو سو بار پیشاب کرتے ہیں، بیس مرتبہ اسہال کے لئے جاتے ہیں، جن کی تحریر میں ہر صفحہ پر ہر قسم کی غلطیاں ہوتی ہیں، جن کو بھول جانے کی بیماری ہے، جو وعدہ کر کے پورا نہیں کرتے تھے، جو عام انسانوں کے حقوق تو دور کی بات اپنے بیوی بچوں کے حقوق کا اعتراف نہیں کرتے تھے، جو عورتوں کے پہرہ کے محتاج تھے، اُس کی توحید، کمالیت اور عظمت پھیلانے کا ٹھیکہ لے رہا ہے؟ کیا یہ تحریر کسی نبی اللہ کی ہوسکتی ہے؟ جو بھی اس پر ذرہ بھر بھی غور کریگا تو اسکے ضمیر کی آواز کہے گی کہ، یہ تحریر تو ایک نارمل انسان کی بھی نہیں بلکہ کسی مجہول، پاگل، دیوانے کی بڑ لگتی ہے؟

۞ مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں کہ خدا نے رات دن انکے لئے پیدا کیا، اور اُن کو انکو یہ الہام کیا، ''تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جسکی مخلوق کو آگاہی نہیں''۔ کتاب البریہ، رخ ص ۱۰۳ / ج ۱۳۔

☆ اللہ تعالےٰ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے ذریعہ تو یہ پیغام دے رہا ہے کہ میں واحد اور لاشریک ہوں، میرے ساتھ کوئی نہیں جو خدائی میں شریک ہے لیکن یہ ایسا سپر نبی بھیج رہا ہے جسکے ذریعہ ہمیں پیغام مل رہا ہے یا انکشاف ہو رہا ہے کہ نہیں اب نعوذ باللہ خدا اکیلا نہیں رہا شاید تنہائی سے تنگ آ گیا ہے۔ اور اس کو بھی ایک ساتھی اور شریک مل گیا ہے، کیا میں غلط سمجھا ہوں؟ ایک اور جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ'' خدا سے میرا تعلق نہانی ہے، اگر دنیا کو پتہ چل جائے تو وہ نفرت کرنے لگیں''۔ اب یہ تو ممکن ہے کہ ہر شخص کا خدا سے اپنا ایک تعلق ہو جسکی گہرائی اللہ اور اسکی مخلوق جانتے ہیں لیکن انسان کے ساتھ اللہ کا کوئی ایسا کوئی خفیہ تعلق نہیں ہوسکتا جس سے کسی کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ اللہ تعالےٰ اور بندے کا صرف ایک ہی تعلق ہے، خالق کا اپنی مخلوق سے، اور بندے کے لئے ایک ہی راستہ ہے صرف عبدیت کا۔

☆ لیکن ایک شریف آدمی جو اس گہرائی میں نہیں جاتا، یا جا سکتا، یا مرزا صاحب کے ساتھ اخلاص کی وجہ سے غور ہی نہیں کرتا کہ مرزا صاحب نے جو کہا ہے اس کا حقیقی مطلب کیا ہے؟ آنکھیں بند کر کے جو سناً **امنا و صدقنا** کہہ دیا۔ اسکے ذہن میں بھی کبھی نہ کبھی تو سوال آ سکتا ہے کہ کیسا خفیہ تعلق اور کیوں۔ غالباً ایسے ہی کسی سوال کیوجہ سے یا کسی اور وجہ سے مرزا صاحب نے اس تعلق کا اظہار اپنے ایک خاص مرید قاضی یار محمد سے کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ جو لاہور سے مرزا صاحب کے لئے ٹانک وائین لیکر آیا کرتے تھے اور مرزا صاحب کی اہلیہ، نصرت جہاں بیگم صاحبہ جب دوسرے شہروں لاہور اور امرتسر وغیرہ میں کپڑوں وغیرہ وغیرہ کی شاپنگ (خریداری) کے لئے تشریف لے جاتی تھیں اور مرزا صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ تشریف نہیں لے جا سکتے تھے تو پھر قاضی صاحب کی خدمات سے فائدہ اُٹھایا جاتا تھا۔ قاضی یار محمد نے کئی مرتبہ قادیانی اُم المومنین نصرت جہاں صاحبہ کے ساتھ دوسرے شہروں کے سفر کا اعزاز حاصل کیا۔ وہی قاضی یار محمد جو اس گھر کے بھیدی بھی کہے جا سکتے ہیں، اس تعلق کے بارہ میں کیا بیان کرتے ہیں؟

☆ قاضی یار محمد اپنے کتابچہ میں لکھتے ہیں۔'' جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی یہ حالت ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی، کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، پس سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے''۔ ٹریکٹ نمبر ۳۴ / موسومہ اسلامی قربانی / مؤلفہ قاضی یار محمد صاحب، بی۔او۔ایل پلیڈر، نور پور، کانگڑہ، جنوری ۱۹۲۰ء۔

☆ اب ایسے واقعات کا کبھی کوئی نتیجہ بھی تو نکل آتا ہے، اُس کے بارہ میں مرزا صاحب کی اپنی تحریر کیا کہتی ہے؟ ''یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی

پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خداتعالےٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے"۔ تتمہ حقیقۃ الوحی / ر خ ، ج ۲۲ / ص ۵۸۱۔

☆ اب تو بچہ بھی ہو گیا، مرزا صاحب نے اپنے اندر حیض مانا گو بعد میں بچہ بنا، مطلب یہ کہ جب تک خدا کا بچہ نہیں ہوا تھا مرزا صاحب کے اندر حیض کی ناپاکی تھی۔ مرزا صاحب نے اور بھی جگہ اپنے حیض کا ذکر کیا ہے، لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ حیض کے دنوں میں کیا کرتے تھے؟ باقی اس لفظ اطفال سے پہلے بمنزلہ لگا کر دنیا کے اعتراض سے بچنے کی ناکام کوشش ہے۔ ویسے وہ بچہ ہے کہاں اور کس راہ سے آیا؟ مرزا صاحب کا اصرار ہے کہ بچہ ہے، لیکن حیرت ہے کہ قادیانی جماعت سمیت دنیا کو بچہ اپنے باپ کی طرح ہی نظر نہیں آ رہا؟ اور صرف ہوائی دعویٰ تو ماننے میں یقیناً مرزا صاحب کے پیروکاروں کو بھی تامل ہوگا۔ ہم تو خیر ویسے ہی مرزا صاحب کے موقف پر شکوک رکھتے ہیں!

☆ اللہ تعالےٰ رحم کرے کہ کیا یہ مسیح، مہدی دنیا کو یہ ہدایت سکھلانے آیا تھا کہ نعوذ باللہ خداتعالےٰ نہ صرف رجولیت کا اظہار کرتا ہے بلکہ بچہ بھی ہو جاتا ہے۔ قادیانی (احمدی) دوستو اپنے ضمیر سے پوچھو کہ کیا جماعت نے یہ باتیں تمہیں بتائیں اور کیا خدا ایسا ہی ہوتا ہے؟ کیا خدا اور بندے کا تعلق مرد اور عورت کی طرح ہوتا ہے اور پھر دونوں مل کر بچے بھی جنتے ہیں؟ کوئی کہے گا کہ استعارۃً ایسی بات کہی ہے، کیا کسی نبی اللہ نے ایسی علامتی باتیں کہیں؟ دوسرے ہر بات ہی استعارتاً کرو گے یا کوئی واضح، سچی اور سیدھی بات بھی کی ہے؟

۞ اور اسی پر بس نہیں کسی جورو کی طرح خدا کو پابند کرنے کی کوشش ہی نہیں اعتراف بھی ہے، لکھتے ہیں، "جس طرف تیرا منہ اُس طرف خدا کا منہ"۔ کتاب البریہ / روحانی خزائن ، جلد ۱۳ / صفحہ ۱۰۱۔ اگر مرزا صاحب یہ لکھتے ، یا الہام بتاتے کہ جدھر خدا کا مُنہ ، اُدھر تیرا مُنہ تو ہر مذہب کی تعلیم کے مطابق درست ہوتا، مگر یہاں تو مرزا صاحب کا (پتہ نہیں کونسا) خدا، مرزا صاحب کا پابند ہو گیا ہے۔ استغفر اللہ۔ کیا خدا کا ایسا تصور رسول کریم ﷺ یا اُن سے قبل انبیاء اللہ کی زندگی، قول یا وحی میں آیا ہے؟ کیا یہ اسلامی تصور ہے؟ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت پر یقین رکھنے والا کوئی انسان ایسا تصور کرنا تو دور کی بات ایسے خیالات کو پیش کرنے والے کی طرف دیکھنا بھی پسند کریگا؟ ماسوائے قادیانی مربیوں کے جن کی روٹی اس رطب ویابس سے بندھی ہے۔

۞ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ اپنی صفات کے بیان میں فرماتا ہے کہ، " **لا تاخذہ سنۃ و لا نوم** "۔ لیکن مرزا صاحب جن کا دعویٰ یہ ہے کہ اُن کو قرآن کا علم ہر روح سے زیادہ دیا گیا ہے، اپنا الہام (یا الزام) بیان کرتے ہیں، "میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں"۔ البشریٰ جلد دوئم / صفحہ ۷۹ / تذکرہ ص ۴۶۰۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب خود ہی خدا ہیں اور اپنے کو الہام بھی کر رہے ہیں۔ یا پھر کوئی اور معشوق چھپا ہے اس پردہ زرنگاری میں؟

۞ قرآن کریم نے عیسائیوں کے اس عقیدہ کی نفی کی ہے اور ساتھ ہی اُن کو اس الزام سے مبرا قرار دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب نے قرآن کریم کے بالمقابل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انتہائی سخت گستاخی کی ہے کہ انہوں نے اپنے کو خدا کا بیٹا قرار دیا ہے اور خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے باوجود مرزا صاحب خود کو واضح طور پر خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ مرزا صاحب کا الہام ہے، "**اسمع ولدی** اے میرے بیٹے سن"۔ البشریٰ / جلد اول / صفحہ ۴۹۔

☆ جب پہلے الہام پر اعتراض وارد ہوا تو بعد میں **بمنزلۃ** کے الفاظ بڑھا کر دوسروں کا اعتراض رفع کرنے کی کوشش لگتی ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ، "**انت منی بمنزلۃ ولدی**۔ ترجمہ:۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے"۔ حقیقۃ الوحی / روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ / صفحہ ۸۹۔ کیا یہ مہدی اسلام کا پیغام سکھانے آئے ہیں یا دنیا کو عیسائیت کا پیغام دینے آئے ہیں؟ کیا کوئی مسلمان یہ جسارتیں دیکھ کر مرزا صاحب کی طرف دیکھنا بھی پسند کریگا؟ اور قادیانی حضرات اپنے آپ سے خود ہی سوال کریں کہ جو مرزا صاحب پر ایمان رکھتے ہیں، ایسے شخص پر ایمان رکھنے والے کو بھی وہ کافر سمجھیں گے کہ نہیں؟ اور ان تحریروں کے بعد وہ خود بھی کیا سوچ رہے ہیں؟

۞ مرزا صاحب کا ایک کشف بیان کرنے سے پہلے، جس میں وہ خدا بنتے ہیں اور زمین آسمان نیا بناتے ہیں، اُنکا ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ، " میں ایسے شخص کا سخت دشمن ہوں کہ جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر پھر یہ خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ گو میں مسیح کو اس تہمت سے پاک قرار دیتا ہوں کہ اس نے کبھی خدائی کا دعویٰ کیا (یہاں اپنے ہی، حضرت مسیح علیہ السلام پر لگائے ہوئے الزام کا انکار ہے۔ ناقل)، تاہم میں دعویٰ کرنے والے کو تمام گناہ گاروں سے بدتر سمجھتا ہوں"۔ مجموعہ اشتہارات / ج ۳ / ص ۲۱۵۔ بات ذہن میں رہے 'جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر پھر یہ خیال کرتا ہے'۔ اسکے باوجود مرزا صاحب اپنا یقینی کشف بیان کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ دعویٰ ہے کہ وہ پیغمبر ہیں اور پیغمبر کا خواب اور کشف حقیقت / وحی ہوتا ہے۔

☆ میرے اس الزام یا خیال کی تصدیق مندرجہ ذیل حوالہ کرتا ہے، جس میں مرزا جی نئے زمین و آسمان بناتے ہیں، بیان کرتے ہیں، "میں نے اپنے ایک کشف میں

دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا (خیال بھی نہیں بلکہ یقین کیا۔ناقل) کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبالیا............................

....(پورا ڈیڑھ صفحہ ہے اور آخر میں کیا فرماتے ہیں۔ناقل) اور اُس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاءِ حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی۔اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انّا زیّنا السماء الدّنیا بمصابیح۔پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے"۔کتاب البریہ / رخ،ج ۱۳ / ص ۱۰۳ تا ۱۰۵۔ممکن ہے کہ کوئی کہے کہ یہ کشف ہے تو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ پیغمبر کا خواب وکشف وحی ہوتا ہے اور وحی تو ہر کوئی جانتا ہے کہ خدا کا کلام ہوتا ہے جو صرف حقیقت اور سچ ہوتا ہے۔ہم صرف مرزا صاحب کی منطق کا جائزہ لے رہے ہیں اور انکے افکار اور اقوال کے جائزے کے نتیجہ میں یہی سامنے آتا ہے جو پیش کیا جا رہا ہے۔

☆ مرزا صاحب پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو اپنی کتاب میں مخاطب کر کے مذہبی سوالوں کے جواب کا ایک معیار پیش کرتے ہیں، لکھتے ہیں کہ، " سچ کی یہی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اُس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی۔ بھلا بتاؤ کہ مثلاً دو فریق میں ایک امر متنازعہ فیہ ہے اور منجملہ ان کے ایک فریق نے اپنی تائید میں ایک نبی معصوم کے فیصلہ کی نظیر پیش کر دی اور دوسرا نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔اب ان دونوں میں سے **احق من بالا**کون ہے؟"۔ تحفہ گولڑویہ / رخ، ج ۱۷ / ص ۹۵۔

☆ اب مرزا صاحب تو نہیں رہے، جو انکا پیغام چلا رہے ہیں اُن سے درخواست ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کے متعلق یا بقول مرزا صاحب کے خدا کے متعلق ان خیالات کی نظیر نبی کریم ﷺ کے دور سے اب تک دکھا دیں۔اگر ان خیالات کی کوئی نظیر نہیں، جو کہ یقیناً نہیں ہے تو مرزا صاحب کے اپنے ہی معیار کے مطابق جھوٹ کو نبی معصوم ﷺ کی تعلیم کے مقابل پیش کر رہے ہیں! کیا آپ جھوٹوں کے نبی کی اُمت میں شمار چاہتے ہیں یا سچے نبی کی اُمت میں؟

☆ ایک اور سوال سامنے آتا ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مسیح کا دعویٰ خدائی شراب خوری کا نتیجہ لگتا ہے (مفہوم)۔مسیح کے پاس تو صرف ایک ہی چیز تھی شراب، لیکن مرزا صاحب شراب، افیون اور بھنگ تینوں استعمال کرتے تھے۔وہ خود تو اب نہیں ہیں لیکن شاید کوئی قادیانی محقق ہمیں بتا سکے کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ خدائی کس چیز کے استعمال کی وجہ سے تھا، شراب؟ افیون؟ یا بھنگ؟ یا پھر ان تینوں کی "پاک تثلیث" کا کارنامہ ہے؟

کلمہ شہادت کا دوسرا حصہ

کلمہ شہادت کا دوسرا حصہ **و اَشهد و انّ محمد الرسول الله** ہے۔"اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں"، اسکے ساتھ مرزا جی کا کیا سلوک ہے۔پہلے نعوذ باللہ، مثیل محمدؐ بنتے ہیں، پھر خود کو محمد قرار دیتے ہیں پھر اپنا مقام اس سے بھی آگے بڑھاتے ہیں۔اسکے بعد انکا بیٹا اس خیال کو آگے تک بڑھاتا ہے اور کلمہ کو ہی مرزا جی پر چسپاں کر دیتا ہے۔

۞ مرزا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں۔"اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے، اُس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے"۔(یہ عبارت عربی، فارسی و اُردو میں لکھی ہے۔ناقل)۔خطبہ الہامیہ / رخ، ج ۱۶ / ص ۲۵۹۔اب دیکھئے جس شخص کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ سرتاپا عشق رسول ﷺ میں اتنا غرق ہے کہ اس میں اور (نعوذ باللہ) رسول پاکؐ میں کوئی فرق نہیں اسکا اپنے محبوب رسول ﷺ کے بارے میں بنیادی علم کیا ہے؟ کیا یہ غیرت کی جگہ نہیں ہے کہ جس نام کی چادر اوڑھنے کا دعویٰ ہے اسکے بارے میں بنیادی معلومات بھی نہ ہوں بلکہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی زیادہ صحیح اور بہتر جانتا ہے بہ نسبت اِن عاشق محمد ﷺ کا بے بنیاد اور جھوٹا دعویٰ کرنے والے صاحب سے۔

☆ لکھتے ہیں ''تاریخ کو دیکھو۔ کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جسکا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا تھا اور ماں صرف چند دن کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی''۔ پیغام صلح / رخ، ج ۲۳ / ص ۴۶۵۔ علم تو دور کی بات ان سلطان القلم کی تحریر دیکھیں، نبیوں کے سردار، رحمت اللعالمین، شافع دوجہاں، سرورکونین، محمد مصطفےٰ ﷺ کی والدہ اور والد کے لئے کوئی تعظیم کا لفظ نہیں، ذرا ''جسکا باپ'' اور ''جسکی ماں مرگئی'' کے الفاظ کھلے طور پر ظاہر کر رہے ہیں کہ دل میں کوئی تعظیم نہیں، کوئی محبت نہیں، صرف کسی ذریۃ البغایا کی طرح منہ سے کہہ دیا کہ میں محبت کرتا ہوں۔

☆ :۔ ''آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو والدین سے مادری زبان سیکھنے کا بھی موقع نہیں ملا، کیونکہ چھ ماہ کی عمر تک دونوں فوت ہو چکے تھے''۔ ایام الصلح / رخ، ج ۱۴ / ص ۳۹۶، حاشیہ۔

☆ :۔ ''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے''۔ پیغام صلح / رخ، ج ۲۳ / ص ۲۹۹۔

☆ :۔ ''ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہیں ہوا''۔ ملفوظات / ج ۲ / ص ۵۷۔

رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بارہ میں اس علم پر یہ برتا کہ مجھ میں اور رسول کریم میں تفریق نہ کرو، اور اس پر دعویٰ یہ کہ یہ مقام مجھے عشق محمد ﷺ کے طفیل ملا، جس سے عشق ہے، ان کی پیدائش کا بھی نہیں علم، ان کے والدین کا بھی علم نہیں، انکی اولاد کا بھی نہیں علم؟؟؟ اس قسم کے کافی علوم مرزا صاحب کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔

۞ مرزا غلام احمد قادیانی کے سارے دعوے حب رسول کے نہ صرف غلط تھے بلکہ وہ رسول پاک ﷺ کی پاکیزہ سوانح عمری ہی سے نہیں واقف تھے! بلکہ انکا حُب رسول کے دعووں کا مقصد نہ صرف رسول کریم ﷺ کے مقام پر قبضہ کرنا بلکہ اپنی ذات کو اس سے بڑھ کر پیش کرنا تھا۔ اس لئے جہاں بھی مرزا کا موقع چلا ہے رسول پاک ﷺ کی تحقیر کا کوئی موقعہ بھی نہیں جانے دیا۔ یہ علیحدہ بات کہ چاند پر تھوکا اپنے مُنہ پر ہی گرتا ہے۔

☆ مرزا قادیانی نے لکھا، ''آنخضرت ﷺ اور آپکے اصحاب .... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے''۔ مرزا صاحب کا مکتوب / اخبار الفضل قادیان، ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء آپ ﷺ سور کی حرمت پلیدی اور نجاست کا حکم لے کر آئے ہیں آپ ﷺ پر ہی اس قسم کا گھناؤ نا الزام؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین کر کے کافر نہیں ہوا؟

☆ دوسری جگہ لکھتے ہیں، ''اور آپ ﷺ ایسے کنواں سے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے''۔ منقول از اخبار " الفضل " قادیان / ص ۹ / مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء۔ جس کنبی اللہ ﷺ کی شریعت پاکی اور پلیدی کے خطوط انتہائی واضح کرتی ہے اُنہ مقدس نبی اور اُن کے پاک صحابہ کی سیرت طیبہ پر غلاظتُ اچھالنا، مرزا غلام احمد قادیانی کا ہی حوصلہ ہے! کیا یہ مہدی یہی ہدایت لیکر آیا ہے؟ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی توہین نہیں؟

۞ لیکن بغض ہے کہ بڑھتا ہی جاتا ہے مرزا صاحب کو چین نہیں لینے دیتا، لکھتے ہیں، ''خدا تعالےٰ نے آنخضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی''۔ تحفہ گولڑویہ / رخ، ج ۱۷ / ص ۲۰۵، حاشیہ۔ اور یہ خیالات اس جگہ کے بارے میں لکھے جا رہے ہیں، جس جگہ کے بارے میں حضور پاک ﷺ نے فرمایا، ''میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''۔ سراج المنیر، شرح جامع الصغیر، ص ۲۴۶ / بحوالہ ثبوت حاضر ہے، مرتبہ محمد متین خالد۔

۞ مرزا صاحب اپنے آپ کو خاتم الانبیاء قرار دے رہے ہیں۔ نعوذ باللہ ''کیونکہ میں بارہا بتا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت ''**و آخرین منهم لمّا یلحقو بهم**۔ ''بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے، اور مجھے آنخضرت کا وجود ہی قرار دیا ہے''۔ بحوالہ ایک غلطی کا ازالہ / رخ، ج ۱۸ / ص ۲۱۲۔

☆ لیکن بیس برس کیوں خاموش رہے اور دنیا کو نہیں بتایا کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں، بلکہ مدعی نبوت پر لعنتیں بھی ڈالتے رہے۔ اگر خاموش رہے اور نہیں بتایا تو جُرم کیا، کیونکہ نبی کو وحی آگے لوگوں کو بتانے کے لئے اللہ تعالےٰ نازل کرتا ہے نہ کہ بیس بیس برس تک چھپانے کے لئے! اور اگر بیس برس وحی کی سمجھ ہی نہیں آئی تو دنیا میں ایسی وحی وصول کرنے والے

سے بڑا مجہول، غبی، اور پاگل کوئی نہیں ہوگا۔ اور ایسے پاگل کو وحی کرنے والا کم از کم خبیر اور علیم اللہ تعالےٰ نہیں ہوسکتا۔ دونوں طرح سے مرزا صاحب کے دعویٰ پر سوال اُٹھتا ہے اور ان کے ہر دعوے کو ملیا میٹ کرتا ہے۔

☆ اور دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ "میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بدقسمت ہے جو مجھے چھوڑتا ہے، کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے" کشتی نوح/رخ، ج ۱۹ / ص ۶۱۔ اس سے بڑا جھوٹ کوئی نہیں، یہ فقیر درِ مصطفٰے ﷺ اسی جماعت میں پیدا ہوا، سدھایا گیا اور اس جماعت میں مختلف حیثیتوں میں چالیس سال سے زیادہ اعزازی عہدوں پر کام کیا۔ الحمد و للہ، اللہ نے مجھے اور میرے بیوی بچوں کو اس تاریکی سے نکال لیا! ہم حق الیقین سے کہہ سکتے ہیں کہ قادیانیوں کے تمام فرقوں کی سوچ، ذہنیت، علم، عمل، مرزا صاحب کے دئے ہوئے غلامی، حرص مال، دوسروں کی ذلت، مرزا خاندان کا مراقی خبطِ عظمت، ناشکرے پن، انصاف دشمنی، دوسروں پر حکم چلانے کی خواہش، انسانیت سے دشمنی بالخصوص مسلمانوں، مسلمان ملکوں اور اسلام کی تباہیوں کی خواہش، مسلمانوں کی ہر تکلیف پر خوشی محسوس کرنا، قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور بزرگوں کی تصنیفات میں تحریف کرنا، عبادات کا حلیہ بگاڑ دینا، سب مل کر، مرزا صاحب کے بخشے ہوئے ایک ایسے اندھیرے بلیک ہول کی حیثیت اختیار کر گئی ہے کہ نور کی اس میں کوئی کرن نہیں اور جہاں اگر کوئی اچھا کام ہو بھی جائے تو، مرزا غلام اے قادیانی کا بخشا ہوا اندھیرا نگل لیتا ہے۔

☆ اور ان کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے والد کے دعاوی کو تقویت دیتے ہوئے نعوذ باللہ، اپنے خیال میں رسول کریم کا وجود بھی ختم کر دیا اور اسکو اپنے ابا کا وجود قرار دے دیا لکھتا ہے، "چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی، حتیٰ کے ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں"۔ بحوالہ کلمة الفصل / ص ۱۰۴، مصنفه مرزا بشیر احمد، ایم اے۔ اسکا مطلب ہے کہ اگر ایک ہی وجود ہوا تو مرزا صاحب نے، انکار نبوت کرتے ہوئے لوگوں کے اعتراضات پر کفر کے فتوے اور جتنی لعنتیں ڈالی ہیں ان کا مورد کون ہوا؟ **استغفر اللہ** ۔

☆ مرزا صاحب اپنے قلم اور منہ سے تو آنحضور ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں، اپنے آپ کو انکا خادم قرار دیتے ہیں لیکن جب ہم حقیقتاً ان کی تحریروں کا تجزیہ کرتے ہیں تو وہ خود اور ان کی اولاد اور ان کے علماء دراصل مرزا صاحب کو نہ صرف خاتم الانبیاء اور ان کے وجود با برکت کے طور پر پیش کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر مرزا صاحب کو آنحضور ﷺ سے بڑھ کر قرار دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ اس پر بیشمار حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن یہ موضوع اس مضمون میں زیادہ تفصیل سے نہیں دیا جاسکتا یہاں عبادات اور ارکان اسلام کے بارہ میں مرزا صاحب کا عمل اور سوچ اور تحریر کو اتنے ہی اختصار کے ساتھ دکھایا جا رہا ہے، جس سے صرف قاری کو ان وجوہات کا کسی حد تک اندازہ ہو سکے کہ مسلمانوں کا رویہ مرزا صاحب اور انکی جماعت کے لئے کھنچا ہوا اور فاصلے پر رہنے والا کیوں ہے۔

دعویٰ برتری

۞ اس فقیر نے جو نقطہ نظر پیش کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنی نظر میں و اپنی اولاد اور جماعت کے باعلم طبقہ میں آنحضور ﷺ سے برتر تھے یا نہیں، یہ حوالہ دیکھئے انکے ایک صحابی کا،

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

اخبار بدر قادیان، ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶۔

☆ اور اس نظم پر مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف خوشی کا اظہار کیا، بلکہ وہ قطعہ گھر کے اندر لے گئے اور وہاں اپنے کمرے میں اسکو لٹکایا (بھائی اپنے صحابی کو نہیں بلکہ اسکی پیش کردہ نظم کو)۔ کاش کوئی غیرت مند اسوقت مرزا صاحب اور انکے اس صحابی قاضی ظہور الدین اکمل کو الٹا لٹکا دیتا تو ممکن ہے کہ لاکھوں لوگوں کے ایمان تباہ ہونے سے بچ جاتے۔ اور یہ بات مرزا صاحب کی وفات سے تقریباً پونے دو سال قبل کی ہے، اسکا مطلب ہے کہ رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی اپنی جماعت کے ذہنوں میں بہت اچھی طرح سے بٹھا چکے تھے۔ قاضی ظہور الدین اکمل کی بھتیجی اور کئی قریبی رشتہ دار مسلمان ہو چکے ہیں، فالحمد۔ غالباً اسی شاعر کے کچھ اور شعر

☆ محمد پئے چارہ سازی امت ۔ ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر ۔ کہ جب مصطفٰی میرزا بن کے آیا

☆ آسماں اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے ۔ تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

پہلی بعث میں محمدؐ ہے تو اب احمد ہے تجھ پہ اُترا ہے قرآن رسول قدنی

۞ مرزا بشیر الدین محمود پسر مرزا صاحب اور خلیفہ دوئم کہتا ہے کہ ہر شخص رسول کریم سے بھی بڑھ سکتا ہے،''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کے محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے''۔ اخبار الفضل قادیان / نمبر ۳، جلد ۱۰ / ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء۔

حالات، واقعات اور دوسرے آثارات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غالباً مرزا بشیر الدین محمود خود آگے بڑھنے کے لئے میدان تیار کررہے تھے لیکن ایک تو پاکستان بن گیا اور قادیان سے جس کو یہ دارالامان بھی کہتے ہیں، چھپ کر نکلے اور پاکستان پہنچ کر ربوہ آباد کیا، ایک ہی وقت میں اسرائیل اور عجمی اسرائیل قائم ہوئے۔ ربوہ میں بہت جلد فالج اور دوسری بیماریوں نے جکڑ لیا، غالباً اسی وجہ سے نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھنے کا پروگرام رہ گیا۔

☆ اسی لئے (دماغی مراق کے زیر اثر) مرزا قادیانی اپنے خیال میں ہر ایک سے زیادہ روحانی طور پر بلند ہوگئے۔ ''**ان قدمی هذه علیٰ منارة ختم علیها کل رفعة**۔ ترجمہ: میرا یہ قدم اس منارہ پر جہاں تمام روحانی بلندیاں ختم ہیں''۔ خطبہ الہامیہ / رخ، ج ۱۶ / ص ۷۰۔

☆ اور مرزا صاحب کو مرتے وقت بھی نہ تو کلمہ ادا کرنا نصیب ہوا اور نہ ہی سننا۔ کیونکہ جو وفات کی روداد سیرت المہدی، مصنفہ پسر مرزا بشیر نے لکھی ہے اس میں کہیں بھی ذکر نہیں کہ مرزا صاحب نے یا انکے ارد گرد جو لوگ تھے کسی نے بھی کلمہ پڑھا ہو۔

نماز

نماز کے بارہ میں قرآن کریم میں بے شمار تاکید ہے۔ اور اس کے علاوہ ہمیں سنت و قول رسول اللہ ﷺ سے نماز کے بارہ میں رہنمائی ملتی ہے۔ یہ موقع تفصیل میں جانے کا نہیں۔ قصہ مختصر نماز کی ادائیگی میں انسان اپنی حالت صحت اور سفر وغیرہ کے پیش نظر التزام بالاحترام کرتا ہے۔ مرزا صاحب کے ادائیگی نماز کے کچھ طریقے پیش خدمت ہیں، ان سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ امام کے انتخاب، خود امامت کرتے ہوئے، نماز کے درمیان کیا کرتے رہے۔

☆ ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود ....فریضہ نماز کی ابتدائی سنتیں گھر میں ادا کرتے تھے اور بعد کی سنتیں بھی عموماً گھر میں اور کبھی کبھی مسجد میں پڑھتے تھے۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ حضرت صاحب نماز کو لمبا کرتے رہے یا خفیف؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ عموماً خفیف پڑھتے تھے''۔ سیرت المہدی / ج ۱ / ص ۴ / روایت نمبر ۵ / مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے۔ سوچنے والی بات، نبی کی نماز اور بالعموم خفیف؟

۞ ''زندگی کے آخری سالوں میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عموماً باہر تشریف نہ لاسکتے تھے۔ اُسوقت اندر عورتوں میں نماز مغرب اور عشاء جمع کرکے پڑھایا کرتے تھے''۔ ذکرِ حبیب / ج اول / ص ۲۴ / مصنفہ مفتی محمد صادق۔ ویسے بھی مرزا صاحب عورتوں کی صحبت میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

☆ ''اسلامی فقہ کے برخلاف ایک نیا فقہ پیش ہے۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کو میں نے بارہا دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھاتے تو حضرت ام المومنین کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کے کھڑا کرلیتے حالانکہ مشہور فقہی مسئلہ یہ ہے کہ خواہ عورت اکیلی ہی مقتدی ہو تب بھی اسے مرد کے ساتھ نہیں بلکہ الگ پیچھے کھڑا ہونا چاہیے، ہاں اکیلا مرد مقتدی ہو تو اسے امام کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے، میں نے حضرت ام المومنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی''، سیرت المہدی، ج ۳ / ص ۱۳۱۔

☆ مرزا صاحب کے لئے، نشے کی حالت میں نماز بھی جائز ہی نہ تھی، بلکہ نشہ آور چیز استعمال کرتے ہوئے نماز ادا کی۔ جیسا کہ سب کو علم ہے دوسرے کئی نشوں کی طرح پان بھی ایک نشہ ہے، اور پان کے اندر استعمال ہونے والی چیزیں بھی نشہ پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ دیکھیں یہاں بھی گھر کے بھیدی لنکا ڈھارہے ہیں، ''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی ایسی کہ دم نہ آتا تھا البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا۔ اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی تا کہ آرام سے پڑھ سکیں''، سیرت المہدی، ج ۳ / ص ۱۰۳۔ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ درد کے دور کرنے میں نشہ والی چیز ہی مدد کرتی ہے؟ اور جس شخص کا باپ حاذق حکیم ہو اور اس سے اس نے طب بھی پڑھی ہو تو کیا اس کو علم نہیں ہوگا؟

۞ حدیث مبارکہ ہے کہ حُب اولاد اور حُب مال انسان کو فتنہ میں ڈال دیتا ہے۔ حُب مال کی گواہی اسی مضمون میں دوسری جگہ آگئی ہے، اور اب حُب اولاد اِن مسیح مہدی کے

دعویدار کو کس طرح فتنہ میں ڈالتی ہے، جس کا دعویٰ ہے کہ وہ دنیا کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور حکیم نور دین صاحب کے مطابق جس کا کلمہ ہے، ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا''۔ مریدوں سے ''اپنے دین'' کو دنیا پر مقدم رکھوانے والے اور بظاہر نماز کی تلقین کرنے والے عام نماز نہیں بلکہ جمعۃ المبارک کی ادائیگی کس طرح ترک کرتے ہیں؟ مرزا صاحب کے صحابی خاص لکھتے ہیں، ''صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی مرض الموت کے ایام میں ایک جمعہ کے دن حضرت مسیح موعود حسب معمول کپڑے بدل کر عصاء ہاتھ میں لیکر جامع مسجد کو جانے کے واسطے تیار ہوئے۔ جب صاحبزادہ کی چارپائی کے پاس سے گزرتے ہوئے ذرا کھڑے ہوگئے۔ تو صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کا دامن پکڑ لیا۔ اور اپنی چارپائی پر بٹھا دیا اور اٹھنے نہ دیا۔ صاحبزادہ صاحب کی خاطر حضور بیٹھے رہے اور جب دیکھا کہ بچہ اٹھنے نہیں دیتا اور نماز جمعہ کے وقت میں دیر ہوتی ہے تو حضور نے کہلا بھیجا کہ جمعہ پڑھ لیں اور حضور کا انتظار نہ کریں''۔ ذکر حبیب، ص ۱۷۲، از مفتی محمد صادق قادیانی۔ مرزا صاحب ہی کا ایک قول پیش خدمت ہے، کہتے ہیں، ''سچے مسلمان بننا ہے تو پہلے بیٹوں کو مار لو۔ بابا فرید کا مقولہ بالکل صحیح ہے کہ جب کوئی بیٹا مر جاتا تو لوگوں سے کہتے کہ ایک کتورہ (کتیا کا بچہ) مر گیا ہے اور اس کو دفن کردو''۔ ملفوظات / ج ۹ / ص ۱۱۵۔ کیا کتورہ کے لئے جمعۃ المبارک کو چھوڑا؟ اوروں کو کیا نصیحت کریں گے یہ خود ساختہ مسیح اور مہدی؟ جب کہ خود .... ؟

۞ نمازوں کو توڑنے مروڑنے اور ان میں بدعات پیدا کرنے میں بھی مرزا صاحب کا کردار ہمارے سامنے ہے۔ اور اپنے علم اور عمل سے ایسے مرید اور مثالیں چھوڑ گئے کہ بدعات کا سلسلہ چلتا رہے۔ نماز میں بجائے مسنون اسلامی دعاؤں کے مرزا صاحب کی فارسی نظم پڑھی گئی۔ اور مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ خدا کی مرضی کے بغیر نہیں بولتے اور جب وہ لکھ رہے ہوتے ہیں تو انکے اندر روح القدس کام کر رہی ہوتی ہے۔ اسکا مطلب ہے کہ اب نماز میں انکی وحی پڑھی جانی چاہئے اور جاتی ہے۔ اسکا ذاتی تجربہ بھی ہے۔ اب بیٹے کی زبانی برادر نسبتی (سالا) کی گواہی پڑھیں۔ لکھتے ہیں، ''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی۔ حضور بھی اس نماز میں شامل تھے۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک فارسی نظم پڑھی''۔ سیرت المہدی ج ۳ / ص ۱۳۸۔ اور مرزا صاحب نے اپنے عمل سے اس پر مہر تصدیق ثابت کر دی۔

۞ مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے اپنے ہی اعترافات کے مطابق ٹائلٹ کا بڑا کردار ہے حتیٰ کہ مرزا صاحب کے مطابق، ان کی نبوت کا ایک ثبوت، روزانہ ٹائلٹ میں بے شمار مرتبہ اور بعض دنوں میں سو سو بار حاضری دینا بھی ہے! اس لئے مرزا صاحب اپنا امام الصلوٰۃ بھی ایسے شخص کو بناتے ہیں جس کی نماز میں بھی ریح (پیٹ سے نکلنے والی بدبودار ہوا) کا اخراج بھی لگاتار جاری رہتا ہے۔ بیٹے کی زبانی، برادر نسبتی (سالا) کی گواہی پیش خدمت ہے۔ لکھتے ہیں ''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نماز نہ پڑھا سکے، حضرت خلیفہ اول بھی موجود نہ تھے تو حضرت صاحب نے حکیم فضل الدین صاحب کو نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور تو جانتے ہیں کہ مجھے تو بواسیر کا مرض ہے اور ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے۔ میں نماز کس طرح سے پڑھاؤں؟ حضور نے فرمایا کہ حکیم صاحب آپ کی اپنی نماز باوجود اس تکلیف کے ہو جاتی ہے یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں، حضور نے فرمایا کہ پھر ہماری بھی ہو جائیگی، آپ پڑھائیے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بیماری کی وجہ سے اخراج ریح جو کثرت کے ساتھ جاری رہتا ہو نواقض وضو میں نہیں سمجھا جاتا''، سیرت المہدی / ج ۳ / ص ۱۱۱ / مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے۔

☆ غالباً اسی محبت کی وجہ سے ان کی موت بھی اسی بیماری میں ہوئی۔ لیکن کیا اس کو امام الصلوٰۃ بھی بنایا جا سکتا ہے؟ میرے خیال میں نہیں! لیکن اس پر علماء کرام ہی صحیح فتویٰ دے سکتے ہیں۔

۞ مرزا صاحب کی زندگی میں ہمیں بہت ساری بوالعجبیاں ملتی ہیں۔ مرزا صاحب کے ایک خاص مرید نامناسب برکت حاصل کرنے کے لئے مسجد میں، باجماعت عبادت کرتے وقت مرزا صاحب کے جسم کو ٹٹولتے تھے۔ بغیر کسی تبصرہ کے۔ مرزا جی کے بیٹے لکھتے ہیں، ''قاضی محمد یوسف پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت اقدس حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ساتھ اس کوٹھڑی میں نماز کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے جو مسجد مبارک میں بجانب مغرب تھی مگر ۱۹۰۷ء میں جب مسجد مبارک وسیع کی گئی تو وہ کوٹھڑی منہدم کر دی گئی۔ اس کوٹھڑی کے اندر حضرت صاحب کے کھڑے ہونے کی وجہ اغلباً یہ تھی کہ قاضی یار محمد

صاحب حضرت اقدس کونماز میں تکلیف دیتے تھے۔خاکسارعرض کرتا ہے کہ قاضی یار محمد صاحب بہت مخلص آدمی تھے مگران کے دماغ میں کچھ خلل تھا جس کی وجہ سے ایک زمانہ میں انکا یہ طریق ہوگیا تھا کہ حضرت صاحب کے جسم (خاص حصہ) کوٹٹو لنے لگ جاتے تھے اور تکلیف اور پریشانی کا باعث ہوتے تھے"،سیرت المہدی ج ۳ / ص ۲۶۵ ۔کیا اس مرید کوان حرکات کی وجہ سے عبادتگاہ سے باہر بھی نکالا گیا؟ بلکہ وہ تو اس سب کے باوجود خلوت وجلوت کا رازدار رہا۔

۞ نماز باجماعت کا حال تو آپ نے پڑھ لیا۔اب اپنی حالت نماز پر مرزا صاحب کی تحریر کیا گواہی دیتی ہے؟ جس کا دعویٰ ہے کہ اس کو خدا نے دنیا کی اصلاح اور ہدایت کے لئے مبعوث کر کے بھیجا ہے،وہ ہی ہمیں بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اکثر مہینوں تک اسکو مسنون طریق سے نماز تو دور کی بات قل ہواللہ نہیں پڑھنے دے رہا۔کیا اللہ تعالےٰ ایسے ماموں کے اصلی دعویداروں کے ساتھ ایسا سلوک کرسکتا ہے ؟۔اب مرزا صاحب کا قلمی اعتراف بھی حاضر ہے۔ایک دوست کو لکھتے ہیں کہ "حالت صحت اس عاجز کی بدستور ہے،کبھی غلبہ دوران سراس قدر ہو جاتا ہے کہ مرض کی جنبش شدید کا اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی یہ دوران کم ہوتا ہے،لیکن کوئی وقت دوران سر سے خالی نہیں گزرتا، مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔بعض اوقات درمیان میں توڑنی پڑتی ہے،اکثر بیٹھے بیٹھے رینگن (درد جو چڈھوں سے اُٹھ کر ٹخنوں تک پہنچتا ہے۔ناقل) ہوجاتی ہے۔اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں جمتا،قریباً چھ سات ماہ یا زیادہ گزر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے،اور قراءت میں شاید **قل ھواللہ** بمشکل پڑھ سکوں کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوجاتی ہے۔

خاکسار غلام احمد قادیان،۵ فروری ۱۸۹۱ء"۔ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم /نمبر ۲ /ص ۴۔

۞ اسکے علاوہ قادیانی جماعت جس طرح نمازوں کی بار بار ادائیگی سے بچنے کے لئے کوجمع کرنے کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے،اس میں کئی باضمیر قادیانی بھی سوال اُٹھاتے ہیں۔ اورکئی قادیانی بچوں نے اپنے والدین سے سوال بھی کئے کہ آپ کہتے ہیں کہ پانچ نمازیں ہوتی ہیں لیکن جب بھی کوئی قادیانی اکٹھ ہوتا ہے وہاں یہ تین رہ جاتی ہیں اور گھروں میں بیکار،بے بنیاد عذر تراش کر قادیانی نمازیں جمع کر کے پتہ نہیں کس کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ ایسے بے شمار واقعات ہمیں مرزا صاحب کی زندگی سے مل سکتے ہیں۔نماز کے ساتھ ایسے سلوک کو مدنظر رکھتے ہوئے جب مسلمان حضرات اپنے تحفظ اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں تو کیا وہ غلط کرتے ہیں۔اور مجھے یقین ہے کہ بہت سارے سمجھدار قادیانی جب اس مضمون کو پڑھیں گے تو ایک یقیناً انکا ضمیر بھی ان کو سوچنے اور سمجھنے کی طرف راغب کریگا۔انشاءاللہ تعالےٰ۔اللہ تعالےٰ بہت سوں کے لئے اس مضمون کو ہدایت کی طرف سوچ اور فیصلہ کا ذریعہ بنائے۔آمین!

روزہ

پہلے دوارکان اسلام (کلمہ شہادت ونماز) کے ساتھ جوسلوک مرزا صاحب نے کیا،وہ تو آپ نے پڑھ لیا۔اب روزوں کے ساتھ مرزا صاحب کیا سلوک کرتے ہیں،اسکا بھی کچھ مختصر حال پڑھ لیں۔اس مضمون میں کوئی تنقید مقصود نہیں صرف ایسے واقعات کو پیش کرنا ہے جن سے مرزا صاحب کا ارکان اسلام وعبادات اسلام سے برگشتہ ہونا،ان میں تحریف،یا انکی عدم ادائیگی سے انکی اہمیت وضرورت کو ختم کرنا ظاہر ہو اور قادیانی دوستوں کوان کے سوال کا جواب مل سکے۔

۞ مرزا صاحب کے بیٹے کی زبانی،اہلیہ کی گواہی۔لکھتے ہیں "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا، اس لئے چھوڑ دئے اور فدیہ ادا کر دیا۔اسکے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا،اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپکا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپکو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے،خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداً دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں انکو قضا کیا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں! صرف فدیہ ادا کر دیا تھا،خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب شروع شروع میں حضرت مسیح موعود کو دوران سر اور برداطراف کے دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس زمانے میں آپ بہت کمزور ہوگئے تھے اور صحت خراب رہتی تھی"،سیرت المہدی ، ج ۱ /ص ۶۵ ۔ لیکن روزے تو انہوں نے اکثر نہیں رکھے؟ مرزا صاحب کی صحت ٹھیک کب رہی؟ اس واقعہ کو پڑھنے کے بعد ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک نہ تو

روزہ کی اہمیت تھی۔توڑے ہوئے روزے بھی قضا نہیں کیے۔

☆ اگر یہ عذر پیش کیا جائے کہ بیماری اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے اور یہ اللہ کی مرضی تھی۔تو قادیانی دوستوں کی یہ دلیل یا سوال یا جواب ہمارے اس موقف کو مضبوط کرتا ہے کہ مرزا صاحب اللہ کے مبعوث کردہ نبی نہیں تھے۔یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے دین کے لئے ایک شخص کو مبعوث کر کے بھیجے،اور اس کو جن امور کی با حسن ادائیگی کی تلقین کے لئے بھیجا ہو اسی کو انہی امور کی ادائیگی میں لاچار اور مجبور کر دے۔تا کہ وہ کوئی صحیح نمونہ بھی نہ پیش کر سکے۔کیا اللہ تعالےٰ کا سلوک اپنے نبیوں اور انکی اُمت کے ساتھ یہی رہا ہے؟ اور جو نمونہ اسکے ذریعہ اسکے ماننے والوں کے سامنے آئے وہ ادائیگی ارکان اسلام میں تحریف شدہ ہو،اور شریعت کے تمام اصولوں کے خلاف ہو۔

☆ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ مرزا صاحب صرف چند سال نہیں عمر کا اکثر حصہ میں بیماری کے رخوف کے مارے روزہ نہیں رکھتے تھے یا رکھ سکتے تھے۔اور سہل راستے اختیار کرتے تھے،مرزا کا بیٹا لکھتا ہے،''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔اس وقت غروب آفتاب کا وقت بالکل قریب تھا مگر آپ نے فوراً روزہ توڑ دیا،آپ ہمیشہ شریعت میں سہل راستہ کو اختیار فرمایا کرتے تھے''، سیرت المہدی،ج ۳ / ص ۱۳۱ ۔زندگی کے دوسرے کاموں میں بھی سہل راستہ ہی اختیار کیا۔اسکی سب سے بڑی مثال مذہبی دکانداری، ہینگ لگی نہ پھٹکری،لکھ پتی بن گئے۔

۞ مرزا صاحب نے خود تو روزہ کا جو بھی اہتمام اور احترام کیا سو کیا ۔مگر دوسروں کے روزے بھی زبردستی تڑوا دیتے تھے۔ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ مع ناشتہ ان سے ملنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے ان دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔آپ نے فرمایا سفر میں روزہ ٹھیک نہیں اللہ تعالےٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہیے۔چنانچہ اُن کو ناشتہ کروا کے اُن کے روزے تڑوا دئے''۔ سیرت المہدی / ج ۲ / ۳۷۸ ۔اس طرح کے کئی اور واقعات بھی قادیانی جماعت کی کتابوں میں موجود ہیں۔

۞ ۞ ۞

زکوٰۃ

۞ مرزا صاحب اپنے نام کے ساتھ رئیس قادیان بھی لکھا کرتے تھے۔اب اگر تو رئیس لکھنے کے بعد بھی صاحب نصاب نہیں تو دونوں میں سے ایک جھوٹ ہے۔اور اگر غریب تھے اس قابل نہیں تھے تو اپنے کو رئیس ظاہر کیا،دنیا کو دھوکا دینے کے لئے،تو کیا اللہ تعالےٰ نے دنیا کو دھوکہ بازی سکھانے کے لئے مہدی بھیجنا تھا یا دھوکہ دہی ترک کرنے کے لئے؟ جس پہلو سے بھی دیکھیں،مرزا صاحب مسیح،مہدی وغیرہ تو دور کی بات شریف آدمی بھی نظر نہیں آتے۔اسلام کا بنیادی رُکن مرزا صاحب کس طرح پس پشت ڈال رہے ہیں۔پانچ بنیادی ارکان میں سے تین کے ساتھ جو حشر کیا ہے وہ تو سامنے آ گیا،زکوٰۃ کی طرف سے مرزا صاحب نے اپنی آنکھیں ہمیشہ بند رکھیں۔

بیٹے کی گواہی کیا کہتی ہے؟''اور زکوٰۃ اس لئے نہیں دی کہ آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے''۔ سیرت المہدی / ج ۳ / ص ۱۱۹۔

☆ اسی بیٹے کی اسی کتاب سیرت المہدی کی دوسری جلد کی گواہی کیا کہتی ہے؟ گھر سے چار ہزار کا زیور اور ہزار نقد۔۔۔مرزا صاحب کے بیٹے لکھتے ہیں کہ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ وہ رہن نامہ جس کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا باغ حضرت والدہ صاحبہ کے پاس رہن رکھا تھا،میں نے دیکھا ہے وہ باقاعدہ رجسٹری شدہ ہے اور اس کی تاریخ ۲۵ جون ۱۸۹۸ء ہے،زر رہن پانچ ہزار روپیہ ہے،جس میں سے ایک ہزار نقد درج ہے اور باقی بصورت زیورات ہے۔اس رہن میں حضرت صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل الفاظ درج ہیں۔''اقرار یہ ہے کہ عرصہ تیس سال تک فک الرہن مرہونہ نہیں کراؤں گا،بعد تیس سال مذکور کے ایک سال میں جب چاہوں زر رہن دوں تب فک الرہن کرالوں ورنہ بعد انفصال میعاد بالا یعنی اکتیس سال کے بتیسویں سال میں مرہونہ بالا ان ہی روپوں میں بیع بالوفا ہو جائیگا اور مجھے دعویٰ ملکیت نہیں رہیگا۔قبضہ اسکا آج سے کرا دیا ہے اور داخل خارج کرا دونگا اور منافع مرہونہ بالا کی قائمی رہن تک مرتہنہ مستحق ہے اور معاملہ سرکاری فصل خریف ۱۹۵۵ بکرمی سے مرتہنہ دے گی اور پیداوار لے گی''،روایت نمبر ۳۲۶ ، سیرت المہدی جلد دوئم، صفحہ ۵۲ و ۵۳، مصنفہ مرزا بشیر احمد۔

☆ اس رہن نامہ کے ایک ایک لفظ پر غور کریں اور سر دھنیں کہ یہ ایک خودساختہ پیغمبر کی بیوی کا اپنے خاوند سے کیا رویہ ہے؟

☆ لیکن آپ ذرا یہ بھی غور کریں کہ ایک خودساختہ پیغمبر کے گھر میں چھ کلو سونا بھی پڑا ہوا ہے اس پر بھی زکوۃ واجب نہیں! اور کہاں سے آیا؟

☆ یہ بھی ایک سوال ہے، جہیز میں تو اتنا ملا ہو ممکن نظر نہیں آتا کیونکہ وہ محکمہ انہار کے ملازم، ایک کثیر العیال نقشہ نویس کی بیٹی تھیں، اور مرزا صاحب کے بقول خود ان کے اپنے مالی حالات ایک کم تر درجے کے زمیندار کی طرح ہو گئے تھے اور براہین احمدیہ اور اسکے بعد دوسری کتابیں چھاپنے کے لئے چندے کی اپیلیں کرتے رہتے تھے۔ دوسری طرف جسکی برابری کا نعوذ باللہ دعویٰ ہے اس محسن انسانیت کا یہ حال تھا کہ شام تک گھر میں اگلے دن کیلئے کچھ جمع نہیں رہنے دیتے تھے۔

صدقہ خیرات :

۞ اسلام میں صدقہ خیرات کی اہمیت بہت بیان کی گئی ہے۔ لیکن جو صاحب ساری عمر دوسروں سے اشاعت اسلام کے نام پر، عطیات، زکوۃ، صدقہ خیرات، مردہ کنجیوں کا مال، سود، مردوں کے قبروں سے نکالے ہوئے کفنوں کی قیمت، عورتوں کے زیورات، اپنے لئے اکٹھے کرتے رہے ہوں۔ دعاؤں کے لئے پیسے وصول کریں، اور کھل کر کہیں کہ اگر دعا کرانی ہے تو ایک لاکھ دو۔ مریدوں کو باقاعدہ زبانی اور تحریری طور پر مجبور کریں کہ وہ ماہواری یا باقاعدگی سے ان کو چندہ دیں، جس نے وصیت کے نام سے اپنے مریدوں کی جائداد و مال ہتھیانے کا طریق اختیار کر کے نسلوں کی روٹی کا بندوبست کر گیا، اُس شخص سے کیا توقع ہوسکتی ہے کہ اُس نے کوئی صدقہ و خیرات کیا ہوگا۔

☆ مرزا صاحب نے اگر کبھی کسی کو کچھ دیا تو اس نیت کے ساتھ کہ دور دور تک اُنکا نام جائیگا۔ اس کے علاوہ مرزا صاحب کسی رفاہی کام کے لئے بھی ایک روپیہ خرچ کرنے کو تیار نہیں ہوتے تھے۔ صرف لینا جانتے تھے دینا نہیں۔

☆ علیگڑھ کالج کے لئے مرزا صاحب سے چندہ مانگا گیا، انہوں نے انکار کر دیا، حتیٰ کہ مرزا صاحب سے کہا گیا کہ علامتی طور پر ایک روپیہ ہی چندہ دے دیں مگر انہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ حالانکہ اسی کالج میں ان کا پوتا مرزا عزیز پسر مرزا سلطان احمد جسکو مرزا صاحب نے دیوث اور دشمن اسلام قرار دیکر عاق کیا تھا بھی اس کالج میں پڑھ رہا تھا۔

۞ رسول کریم ﷺ نے سادات کے لئے صدقہ و زکوۃ کو حرام قرار دیا ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے جائز قرار دے دیا۔ بیٹے کی لکھی روایت ہمیں بتاتی ہے کہ، ''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ...(مرزا صاحب۔ ناقل) فرمایا کرتے تھے کہ **اگر چہ صدقہ اور زکوۃ سادات کے لئے منع ہے**۔ مگر اس زمانہ میں جب ان کے گزارہ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ تو اس حالت میں **اگر کوئی سید بھوکا مرتا ہو**۔ اور کوئی اور صورت انتظام کی نہ ہو تو بیشک **اُسے زکوۃ یا صدقہ میں سے دے دیا جائے** ایسے حالات میں حرج نہیں ہے''۔ سیرۃ المہدی / ج ۳ / ص ۲۰۶ / روایت ۷۷۲۔

۞ ''قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ۱۹۰۶ء کی بات ہے کہ ایک سائل نے جو اپنے آپ کو نوشہرہ ضلع پشاور کا بتاتا تھا اور مہمان خانہ قادیان میں مقیم تھا حضرت صاحب کو خط لکھا کہ میری مدد کی جائے۔ مجھ پر قرضہ ہے۔ آپ نے جواب لکھا کہ قرض کے واسطے ہم دعا کریں گے۔ اور آپ بہت استغفار کریں (خود کبھی نہیں کیا۔ ناقل) اور اس وقت ہمارے پاس ایک روپیہ ہے جو ارسال ہے''۔ سیرت المہدی / ج ۳ / ص ۲۲۲ / روایت ۸۰۷۔ یہ ہے قادیانی مہدی کا مال کا لٹانا! کھو قادیانی دوستو! ایسے مہدی کا ہی انتظار تھا تمہیں؟

۞ اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک عرب جگہ جگہ سے گھومتا ہوا آیا اور اس نے مرزا صاحب سے کچھ مدد مانگی۔ مرزا صاحب نے اس کو کچھ رقم دی۔ بعض اصحاب نے کہا کہ حضور آپ نے تو اس کو اتنی رقم دے دی۔ تو مرزا صاحب نے کہا کہ یہ جگہ جگہ گھومنے پھرنے والا ہے۔ ہر جگہ ہماری سخاوت کا ذکر کریگا، ہمارا نام پہنچائے گا۔ مسلمان کسی نام کرنے والے مہدی کا نہیں بلکہ کام کرنے والے مہدی کا انتظار کر رہے ہیں!

حج

پہلے چار ارکان اسلام پر مرزا صاحب کے عمل در آمد کی بابت مختصر اُروئداد آ چکی ہے۔ اب پانچویں رُکن اسلام کے ساتھ مرزا صاحب کا اپنا عمل اور دوسروں کو کیا ہدایات ہیں۔

۞ ''مولوی محمد حسین بٹالوی کا خط حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی خدمت میں سنایا گیا۔ جس میں اس نے اعتراض کیا تھا کہ **آپ حج کیوں نہیں کرتے**؟ اسکے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل ہے اور صلیب کی شکست ہے۔ **ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں**، بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سخت جان

ابھی باقی ہیں،ان سے فرصت اور فراغت ہولے ۔‘‘ملفوظات احمدیہ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی، ج ۵ / ص ۳۶۴۔رسول اکرمﷺ کی احادیث مبارکہ کے مطابق حضرت مسیح ابن مریم کہاں احرام باندھیں گے اور حج کریں،لیکن یہ مسیح صاحب ابھی سوروں کے باڑے میں ہی گھوم رہے ہیں۔اوران سوروں کی ملکہ کو عالیہ قرار دیکر اسکی متابعت کا اعلان کر رہے ہیں۔

۞ ’’خاکسار عرض کرتا ہے کہ حج نہ کرنے کی تو خاص وجوہات تھیں کہ شروع میں تو آپ کے لئے مالی لحاظ سے انتظام نہ تھا۔کیونکہ ساری جائداد وغیرہ اوائل میں ہمارے دادا صاحب کے ہاتھ میں تھی۔اور بعد میں تایا صاحب کا انتظام رہا اور اسکے بعد حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ ایک تو آپ جہاد کے کام میں منہمک رہے،دوسرے آپکے لئے حج کا راستہ بھی مخدوش تھا،تاہم آپکی خواہش رہتی تھی کہ حج کریں‘‘۔سیرت المہدی / ج ۳ / ص ۱۱۹ / مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے ۔

☆ نام تو رئیس قادیان ابن رئیس تھا اور کتابوں کے ٹائٹل پر بھی یہی لکھتے تھے اور جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا سوال آتا ہے تو مالی لحاظ سے کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ان باتوں سے کس کو دھوکا دینا چاہ رہے ہیں باپ بیٹا۔اللہ تعالیٰ کو تو دھوکا دے نہیں سکتے۔اور رہی دنیا کی بات تو اس پر بھی ان کا دجل کھل گیا ہے۔قادیانی جماعت کو بھی اللہ توفیق دے حق دیکھنے کی۔آمین!

☆ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ ان کے خدا نے انکو وعدہ دیا ہے کہ،’’میں وہی ارادہ کروں گا جو تمہارا ارادہ ہے‘‘۔حقیقت الوحی / رخ، ج ۲۲ / ص ۱۰۹۔اب اگر واقعی آپکا خدا پر یقین ہے اور واقعی خدا نے آپکو وعدہ دیا تھا کہ وہ مرزا صاحب کے ارادہ کے مطابق ہی چلے گا تو پھر تو مرزا صاحب کو کسی قسم کی فکر نہ ہونی چاہئے تھی،خدا انکے ارادہ کے مطابق احسن انتظام کروا دیتا تا کہ یہ حج ادا نہ کرنے پر جھوٹے نہ ہوں۔لیکن یہاں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے کبھی ارادہ ہی نہیں کیا خواہش ہی نہیں کی۔یا پھر جھوٹا الہام پیش کیا ہے۔کیا رسول اکرمﷺ کی حقیقی نیابت کرنے والا کبھی ایسا سوچ بھی سکتا ہے کہ وہ حج کا ارادہ ہی نہ کرے؟

۞ ہر بار ایک نیا بہانہ اور ایک نیا عذر۔لیکن یہاں کئی نئے عذر۔پڑھئے اور سر دھنئے،’’مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا،کیونکہ آپ کی صحت درست نہ تھی،ہمیشہ بیمار رہتے تھے،حجاز کا حاکم آپکا مخالف تھا کیونکہ ہندوستان کے مولویوں نے مکہ معظّمہ سے،حضرت مرزا صاحب کے واجب القتل ہونے کے فتوے منگوائے تھے،اس لئے۔حکومت حجاز آپکی مخالف ہو چکی تھی وہاں جانے پر آپکی جان کو خطرہ تھا۔لہٰذا آپ نے قرآن شریف کے اس حکم پر عمل کیا کہ اپنی جان کو جان بوجھ کر مت ہلاکت میں پھنساؤ۔مختصر یہ کہ حج کی مقررہ شرائط آپ میں نہیں پائی گئیں،اس لئے آپ پر حج فرض نہ ہوا‘‘،اخبار الفضل قادیان، ج ۱۷، نمبر ۲۱، مرخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ء / بحوالہ تحفہ قادیانیت، ج ۱ / ص ۴۶۷۔

☆ یہ جو عذر پیش کیا جا رہا ہے کہ مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا۔اسکا جواب تو یہ ہے کہ جب رسول کریمﷺ فرما گئے ہیں کہ مہدی علیہ السلام اور مسیح ابن مریم دونوں حج کریں گے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول کریمﷺ کی کہی بات فرض نہ ہو،اور پھر اس کے لئے،جسکا کہنا ہے کہ عشق رسول کی وجہ سے میں مسیح ہوں،مہدی ہوں اور نبی ہوں؟

☆ اگر صحت کا عذر ہے تو صحت اور تندرستی اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے اور سب قدرتیں اسکے ہاتھ میں ہیں۔یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ نبیوں کے سردارﷺ سے ایک پیشگوئی کروائے اور وہ پورن کرے یا اسکے پورا ہونے کے اسباب مہیا نہ کرے۔اگر مرزا صاحب سچے مسیح یا مہدی ہوتے تو اللہ تعالےٰ انکی صحت ایسی نہ ہونے دیتا کہ وہ رسول کریمﷺ کی بتائی ہوئی بات کو پورا نہ کر سکتے۔بلکہ وہ ان کو ایسی صحت دیتا کہ اور نیت دیتا،اسباب مہیا کرتا کہ وہ حج کر آتے۔

☆ ایک اور وجہ بیان کرتے ہوئے اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں،’’واجب القتل ہونے کے فتوے منگوائے گئے تھے اور حکومت حجاز مخالف ہو چکی تھی اس لئے حج نہیں کیا‘‘۔یہ بات تو ہمارے موقف کو اور مضبوط کرتی ہے،کہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے حج کرو اور رسول پاک علیہﷺ نے بتا دیا کہ مسیح ابن مریم نزول کے بعد حج کریں گے۔کیا آج تک اللہ تعالےٰ نے رسول پاک علیہﷺ کی بتائی ہوئی پیشگوئی کو ادھورہ چھوڑہ؟ کیا تیرہ چودہ سو سال سے ہم نے نہیں دیکھا کہ کتنی پیشگوئیاں پوری ہوئیں؟ تو کیا مرزا صاحب اگر سچے مسیح ہوتے تو ان کو کوئی ڈر خوف ہوتا؟ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں اور رسول کریم کی پیشگوئیوں پر اعتبار ہوتا۔تو وہ دلیری سے جاتے اور وہاں جا کر حج کرتے اور فرض و پیشگوئی پوری کرتے اپنا پیغام عالم اسلام کو دیتے اور سچا ہونے کی صورت میں انکا پیغام بہت جلد عالم اسلام کو پہنچ جاتا۔مگر مرزا صاحب کو یقینی علم تھا کہ وہ جھوٹے مدعی ہیں اور اللہ تعالےٰ کی حفاظت کے وعدے اُن کے لئے نہیں ہیں بلکہ ابھی آنے والے سچے ابن مریم علیہ السلام کے لئے ہیں۔اسی لئے حج کو نہیں گئے۔

☆ اسکے علاوہ مرزا صاحب کو (اپنے) خدا کے وعدوں پر بھی یقین نہیں تھا۔مرزا صاحب کے لکھتے ہیں کہ ان کا الہام ہے،’’براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالےٰ کی یہ

پیشگوئی ہے کہ قتل وغیرہ کے منصوبوں سے بچایا جاؤنگا‘‘۔ حقیقۃ الوحی / ر خ ،ج ۲۲ / ص ۲۳۴۔اس سے بڑھکر کونسا موقع تھا کہ اپنی پیشگوئی ثابت کرتے، اور دنیا کو اپنے خدا کا وعدہ پورا ہوتے دکھا دیتے۔

☆ مرزا صاحب کا خدا اُن کو صرف بچانے کا ہی وعدہ نہیں کر رہا بلکہ انکے دشمن پر حملہ کرنے کا وعدہ بھی کر رہا ہے۔الہام لکھتے ہیں، ’’خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا۔اور اُس شخص پر حملہ کریگا جو ظلم کی راہ سے تیرے پر حملہ کریگا‘‘۔ تذکرہ الشہادتین /ر خ، ج ۲۰ / ص ۸۔اسکے باوجود بھی مرزا صاحب کو اپنے خدا پر یقین نہیں کہ وہ واقعی کچھ کریگا۔ایک وقت میں رسول کریم ﷺ کہ کسی دشمن کے اچانک حمل سے بچانے کے لئے صحابہؓ رسول کریم ﷺ کا پہرہ دیا کرتے تھے۔جب اللہ تعالےٰ نے آیت نازل کی کہ میں تمہیں دشمنوں سے بچاؤں گا تو آنحضور ﷺ نے اُسی وقت صحابہ ؓ کو پہرہ ختم کرنے کا حکم دے دیا کہ اب اللہ تعالےٰ کا وعدہ آ گیا ہے۔اب وہ خود حفاظت کریگا۔لیکن یہ صاحب جنکا دعوٰی ہے کہ وہ عین محمد رسول اللہ ہیں۔نعوذ باللہ! انکا یہ حال ہے کہ انکا خدا اِن سے وعدے پر وعدے کر رہا ہے، بچانے کے، دشمن پر حملہ کرنے کے،لیکن مرزا صاحب ہیں کہ صرف خطرے کا تصور کرتے ہوئے بھی لوٹا پکڑے سارا دن ٹوائلٹ کے چکر لگا رہے ہیں۔

☆ اس کے باوجود اپنی کتاب میں کس تحدی سے بلکہ ڈھٹائی اور بے شرمی سے لوگوں کے سامنے یہ دعوٰی بھی کر رہے ہیں، ’’اور ہم ایسے نہیں کہ کوئی موت ہمیں خدا کی راہ سے ہٹا دے۔اور اگر چہ خدا کی راہ میں مجروح ہو جائیں یا ذبح کئے جائیں‘‘۔براہین احمدیہ پنجم /ر خ ، ج ۲۱ /ص ۳۲۱ ۔کیا حج اللہ کی راہ میں نہیں؟ کیا حج فرض نہیں؟ کیا حج مرزا صاحب کے لئے بطور مسیح ومہدی ایک لازمی امر نہیں تھا؟۔جس مسیح اور مہدی کو اپنے خدا کے وعدوں کے بعد اپنے ہی کہے ہوئے الفاظ کا پاس ہی نہیں کیا وہ اللہ کا فرستادہ ہوسکتا ہے؟ مرزا صاحب کے الفاظ مرزا صاحب پر ہی پلٹا تا ہوں،ایک جگہ لکھتے ہیں کہ،’’کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا‘‘۔ضمیمہ انجام آتھم / ر خ، ج ۱۱ / ص ۳۱۱ ۔اب یہ مرزا صاحب کے خدا اور انکا اپنا کہا پورا نہ ہوا،موقعہ ملا بھی، ہمیشہ موجود بھی رہا کہ اپنا کہا پورا کرکے دکھا دیں،لیکن بہانہ سازی کر کے ٹالنے کی کوشش کی ۔کیا ابھی مرزا صاحب یا انکی گدی چلانے والے ذلت محسوس نہیں کر سکے؟

☆ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ،’’اور خدا کی طرف سے آپکو ایک رعب عطا ہوا تھا جس کے سامنے دلیر سے دلیر دشمن بھی کانپنے لگ جاتا تھا‘‘۔ سیرت المہدی / ج ۱ / ص ۱۳۸ / مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے۔لیکن مرزا صاحب کی زندگی میں ایسی کوئی حقیقی مثال نظر نہیں آتی ۔کہ حقیقی دشمن واقع کانپنے لگ جاتے تھے۔ہاں ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں کہ مرزا صاحب اپنے خیالوں سے ہی کانپنے لگ جاتے تھے۔

۞ ’’ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ،’’مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے؟‘‘۔حضرت صاحب نے اس شخص کو مخاطب کرکے فرمایا،تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کرکے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں‘‘۔ملفوظات /ج ۹ /ص ۳۲۴۔

☆ یہ شرائط مرزا صاحب کہاں سے لائے؟ شریعت سے؟ کیا احادیث میں مہدی علیہ رضوان یا مسیح ابن مریم علیہ السلام کے لئے کوئی ایسی بات تحریر ہے؟ کیا کسی آئمۃ/مجدد/امام/ نے کسی تفسیر تشریح میں یہ شرائط چھوڑی ہیں؟

☆ مرزا صاحب کے بقول ان کے وقت میں دنیا میں چورانوے (۹۴) کروڑ مسلمان تھے۔اب انکے علماء کی تعداد نکالو،سب سے لکھواؤ،کہ وہ صرف یہ کہ جب مرزا صاحب حج کر آئیں گے تو انکے دوسو دعوے بغیر کسی دلیل،بغیر کسی جواز کے مان کر اُن پر ایمان لائیں گے اور مرزا صاحب اس صورت میں حج کر آتے ہیں۔اگر ہم تمام دنیا چھوڑ کر ہندوستان بلکہ پنجاب کے علماء ہی سے لکھواتے تو مرزا صاحب کی کئی عمریں چاہیئے ہوتیں۔اس لئے مرزا صاحب نے بھی ایسی شرط رکھی کہ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔کیا ایسی دجلیہ شرط پیش کرنے والا شریف آدمی بھی ہوسکتا ہے کجا اتنی بڑی حیثیتوں کا دعویدار؟ **فاعتبروا یااولی الابصار**۔

۞ مرزا صاحب مکہ معظّمہ سے خدائی حکمنامہ کے تحت حج قادیان منتقل کر رہے ہیں لکھتے ہیں،’’لوگ معمولی (حج کے لئے لفظ معمولی پر غور فرمائے۔ناقل) اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان۔ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ۔کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی‘‘۔آئینہ کمالات اسلام / ر خ ،ج ۵ / ص ۳۵۲۔کیا ایک مسلمان خانہ کعبہ کو چھوڑ کر کہیں اور حج کرنے کا سوچ بھی سکتا ہے؟ **افلا تدبرون**۔

قرآن کریم

۞ فرمان مرزا ہے کہ ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ حقیقۃ الوحی / ر خ ، ج ۲۲ / ص ۲۲۰ ۔

☆ مرزا صاحب کا بیٹا اس کی تائید میں لکھتا ہے کہ ”اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور تورات اور انجیل کا“۔

۞ مرزا غلام اے قادیانی کا دعویٰ ہے کہ ”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں“ ۔ تذکرہ ۶۴۱ / ۹۹ /تیسرا ایڈیشن / ناشر ، الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ۔

☆ مرزا صاحب، اسلام کی ہر چیز پر ناجائز قبضہ کر رہے ہیں، سوچا کہ قرآن کریم پر بھی قبضہ کرو۔ قادیانی دوستو جب آپ لوگ ہمیں بتاتے ہو کہ قرآن کریم خدا کی کتاب ہے اور رسول کریم ﷺ پر نازل ہوا تو اس وقت مرزا صاحب کے اس حوالے کو جان بوجھ کر چھپاتے ہو یا آپ لوگوں کو علم نہیں؟ بہر حال یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مجھے ہر ایک بات کا علم ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ جو بھی کرو، خدا سے ڈر کر کرو۔

۞ اس سوال کا جواب بھی مرزا صاحب کا الہام دے دیتا ہے کہ مرزا صاحب پر قرآن کہاں نازل ہوا؟ الہام ہے، **”انا انزلنا قریباً منَ القادیان“** ۔اسکی تفسیر یہ ہے کہ **انا انزلنا قریباً من دمشق بطرف شرقی عندالمنارۃ البیضاء**۔ کیونکہ اس عجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے“۔ تذکرہ ۳۶۷ / ۷۵ /تیسرا ایڈیشن / ناشر ، الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ۔

☆ دجل کی انتہا دیکھیں، جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ سب سے پہلے مرزا صاحب ایک جگہ کسی قسم کے سفید منارہ کا انکار کر چکے ہیں (تفصیل کے لئے اس فقیر درِ مصطفےٰ کا مضمون ”چھوڑ دو تم اس ۔۔۔ کو دیکھیں) اور اس حدیث کو غریب اور موضوع قرار دے چکے ہیں۔ یہ علیحدہ بات کہ زندگی کے آخری سالوں میں مینار بنوانے کا خیال آیا تو چندے کے لئے اسی حدیث کو بنیاد بنایا! یہاں جب سفید منارہ بھی، دمشق کیا قادیان میں بھی موجود نہیں تھا تو وہ کونسا سفید مینار ہے جسکا مرزا صاحب کی وحی میں ذکر ہے قرآن کریم کے مرزا صاحب پر نزول کے وقت؟ کیا مرزا صاحب کا خدا اتنا بے خبر ہے یا دیکھ نہیں سکتا کہ منارہ موجود ہی نہیں لیکن وہ منارہ کے شرقی طرف کا کہہ رہا ہے؟ کوئی بتائے گا کہ یہ منارہ کونسا تھا، کہاں اور کس چیز کا بنا ہوا تھا؟ جو صرف مرزا صاحب اور انکے خدا کے علاوہ باقی جن و انسان کسی کو بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

۞ اور قرآن دنیا سے اُٹھانے کے سوال کا جواب بھی مرزا صاحب نے دے دیا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں قرآن دنیا سے اُٹھا لیا گیا۔ اسکی تائید مرزا صاحب کا بیٹا مرزا بشیر احمد، ایم اے، جس کا الہامی خطاب قمر الانبیاء ہے۔ اپنی کتاب میں کرتا ہے، لکھتا ہے کہ ”ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے ؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ اسی لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مراد مرزا غلام اے قادیانی ہے۔ ناقل) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جائے“۔ کلمۃ الفصل / ص ۱۷۳ ۔

☆ مرزا صاحب اپنی پہلی کتاب میں قرآن کریم کی حفاظت کے وعدے کے متعلق لکھتے ہیں، ”اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا کہ ہم نے ہی اس کتاب کو نازل کیا اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔ .... لاکھوں مسلمان اسکے محافظ ہیں اور ہزاروں اسکی تفسیریں ہیں۔ پانچ وقت اسکی آیات نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ ہر روز اس کی تلاوت ہوتی ہے“۔ براہین احمدیہ حصہ ۱ / ر خ / ج ۱ / ص ۱۰۲ ، حاشیہ۔ اب کیا کہیں کوئی ایسی گواہی موجود ہے کہ ۱۸۵۷ء کیا یک دو سال پہلے سے ایک دو سال بعد تک کسی وقت بھی اللہ نے حفاظت کا وعدہ واپس لے لیا، اور اسکی تفاسیر غائب ہو گئیں، حفاظ کی یاداشتیں ختم ہو گئیں، نمازوں میں اسکی آیات کی تلاوت بند ہو گئی، گھروں میں روزانہ تلاوت کا خیال تک ختم ہو گیا؟ یا بتایا جائے کہ کس طریق سے حفاظت کا وعدہ ختم ہوا اور قرآن مجید اُٹھا لیا گیا! اگر جواب ہاں میں ہے تو شہادت پیش کرنی چاہئے قادیانی جماعت کے تمام فرقوں کو! اور اگر ایسی کوئی شہادت نہیں تو ایسے بیہودہ خیال کو پھیلانے والے، گمراہ کن عقائد اُٹھانے والے بے بنیاد مذہبی عیار اور دھوکہ باز سے قطع تعلق کرنا چاہئے۔

۞ بات صرف قرآن کریم تک ہی نہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر ایک نئے کلام کا پیغام ہے۔ ایک نئی وحی کا!

☆ ” قرآن کریم کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔ خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، جو خدائے پاک یکتا کے مُنہ سے نکلا ہے۔ جو یقین عیسیٰ کو اپنی وحی پر، موسیٰ کو توریت پر اور حضورؐ کو قرآن مجید پر تھا۔ میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے“ ۔ نزول المسیح / رخ، ج ۱۸ / ص ۴۷۷ و ۴۷۸۔

☆ جھوٹے تو مرزا صاحب ہیں ہی اور اپنے آپ کو لعنتی بھی انہوں نے خود ہی بنالیا ہے۔ ہمیں مزید انکو جھوٹا، لعنتی یا کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس ایک اقتباس سے ہی کئی نکات یا سوالات سامنے آتے ہیں۔ جن کے صحیح جواب قادیانی جماعت کے پاس نہ ہیں نہ دے سکی ہے اور نہ ہی دے سکتی ہے، یہ جماعت زیادہ سے زیادہ انسان کو تاویلات کے جنگل میں دھکیل کر خود گزرے ہوئے وقت کی طرح سے غائب ہو جاتی ہے۔ کہ اب میرا انتظار کر۔

☆ قرآن کریم ہمیں ہر جگہ دو وحیوں کا بتلاتا ہے۔ اول رسول کریم ﷺ سے قبل کی وحی، اور دوئم رسول اللہ ﷺ کی وحی۔ اسکے بعد کسی وحی نبوت یا رسالت کا نہ تو قرآن کریم میں، نہ ہی احادیث مبارکہ میں ذکر ہے۔ یہ تیسری وحی مرزا صاحب کہاں سے لے آئے؟ اسکی کوئی صحیح سند؟ ایک جگہ ایک آیت میں لفظ **آخرین** سے اس قسم کی تاویل نکالتے ہیں لیکن اس سے قبل آیت کے معنی میں تحریف کرکے، اور ایک حصہ چھپا کر، غلط ترجمہ پیش کرکے اپنی تفسیر پیش کرتے ہیں۔ لیکن پورے صحیح ترجمہ کے ساتھ اور نظیر کے ساتھ بات کریں تو بات بنتی ہے۔ ورنہ تفسیر بالرائے، گناہ ہے اور ترجمہ میں تحریف بھی گناہ ہے۔ قادیانی مربیان دجل، تحریف، جھوٹ سے باز رہ کر دوہرے گناہوں سے بچیں۔

☆ قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ تا قیامت میں اسکی حفاظت اور وحی آخر کا ذمہ دار ہوں۔ اور تا قیامت وحی رسالت میں نہ تو ایک شوشہ کمی ہوگی اور نہ ہی زیادتی ہوگی۔ اب اگر اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے تو خود اپنا وعدہ توڑتا ہے کہ آخری وحی کے بعد دوبارہ وحی کی۔ چاہے وہ دوبارہ قرآن کریم کو ہی نازل کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ تیرہ سو سال تک حفاظت کی اب نئے طور پر نازل کرنے کے لئے حفاظت کا وعدہ ختم کر دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ لیکن مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے نہیں کرتا۔ حالانکہ جب ہم مرزا صاحب کی پیش گوئیاں یا ٹا مک ٹوئیوں کا انجام دیکھتے ہیں تو ہر پیشگوئی میں واضح نظر آتا ہے کہ ان کے (نامعلوم) خدا نے کبھی بھی مرزا صاحب کے ساتھ وعدہ وفا نہیں کیا۔ اور مرزا صاحب کو تاویلات کے جوہڑ میں کاغذی ناؤ چلانی پڑی! شاید اسی کے اثر سے مرزا صاحب بھی وعدہ وفا نہیں کرتے تھے۔

☆ اور اس فقرہ پر غور کریں ”میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں“۔ دعویٰ نبوت ناقصہ کا، دعویٰ ظِل (سایہ) ہونے کا، دعویٰ غیر مستقل نبوت کا، دعویٰ مثیل کا، اسکے باوجود یہاں، سب کچھ بھول کر، واضح طور پر قسم کھا کر نہ صرف دوسرے انبیاء کرام بلکہ نبیوں کے سردار، شافع دو جہاں، خاتم المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی برابری کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ اور مرزا صاحب کی وحی والہامات کی کتاب کا نام تذکرہ ہے۔ اور یہ نام بھی حقیقتاً قرآن کریم کا نام ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس ذکر (قران مجید) کو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور اس کی مناسبت سے اسکا نام تذکرہ رکھا ہے۔

تسبیح

مرزا صاحب کو کبھی استغفار پڑھتے نہ دیکھا گیا نہ سُنا گیا۔ اس قسم کی روایتیں ہیں کہ استغفار نہیں پڑھا لیکن پڑھنے کی کوئی روایت نہیں۔

❁ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں نے جب یہ روایت مولوی شیر علی صاحب سے بیان کی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود سبحان اللہ بہت پڑھتے تھے اور مولوی صاحب کہتے تھے کہ میں نے آپکو استغفار پڑھتے کبھی نہیں سنا تھا، نیز خاکسار اپنا مشاہدہ عرض کرتا ہے کہ میں نے بھی حضرت مسیح موعود کو سبحان اللہ پڑھتے سنا ہے“ ۔سیرت المہدی، ج ۱ / ص ۲، رویت ۱۔

اللہ تعالےٰ سے ہر وقت مغفرت اور بخشش مانگنے کی دعا اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بندے کو خود سکھائی ہے۔ اور ایک مہدی، جس نے خود استغفار نہیں پڑھنا وہ دوسروں کو کیا سکھائے گا۔ ایک آدھ خطوط میں مرزا صاحب نے کسی کو مشورہ دیا ہے استغفار پڑھنے کا، مگر جب قادیانی حضرات اس قسم کی روایات مرزا کی پکھیں گے تو کون استغفار کی طرف جائیگا؟ مرزا صاحب نے جہاں اسلام کی بہت سی باتوں کا تنتا ہی اُڑا دیا اور کئی میں تحریف کے جال ڈال دئے تو ایک استغفار کے ساتھ بھی ایسا سلوک کرتے ہوئے مرزا کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے؟

❁ مرزا صاحب کی وحی ان کو بتا رہی ہے کہ وہ نہ صرف درود کے حق دار ہو گئے ہیں بلکہ صلحاء، ابدال حتیٰ کہ اللہ بھی عرش سے درود بھیج رہا ہے اور وہ بھی رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس کو نکال کر۔ مرزا صاحب کی وحی ہے، ” **یصلون علیک صلحاء العرب و ابدال الشام ۔ و تصلی علیک**

الارض و السماء و یحمدک الله من عرشه ۔ترجمہ: تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے“۔تذکرہ / ص ۱۶۲ / طبع سوم / ناشر ، الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ۔

☆ اسلامی تعلیمات یہ کہتی ہیں کہ کوئی بھی درود رسول پاک ﷺ کے نام کے بغیر مکمل نہیں، لیکن یہاں کتنی پرُکاری سے الہام کے نام پر رسول پاک ﷺ کا نام باہر نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ایسے اور بھی الہام ہیں، یہاں ایک آدھ مثال ہی پیش کی جا سکتی ہے۔

حُب صحابہؓ

رسول کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ جس نے مجھ پر اور میرے صحابہ پر تنقید کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔ ہر اچھا مسلمان اس حدیث پر یقین کرتا ہے اور اپنے زبان و قلم کو کسی ایسی آلودگی سے بچاتا ہے۔ لیکن مرزا صاحب اس مقام پر سے بھی حسب عادت توہین کے قلمی بلڈوزر چلاتے ہوئے گزرتے ہیں۔

۞ لکھتے ہیں کہ ”میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے“۔مجموعہ اشتہارات / ج ۳ / ص ۲۷۸۔ مرزا صاحب کے اس تعلیم و ارشاد کے نتیجہ میں انکے مریدان صفا کی روحانیت کیسی زہریلی ہوئی؟ اگلا حوالہ اس کا کافی و شافی جواب دے رہا ہے۔ اور ایسے جواب جماعت میں بالعموم ہیں۔

۞ قادیانی مذہب کا دوسرا بڑا فرقہ ”احمدیہ انجمن اشاعت اسلام“ المعروف ”لاہوری جماعت“ کیا لکھتی ہے۔ ممکن ہے کہ ”ربوی فرقہ“ کہے کہ یہ لاہوریوں کے خیالات ہیں تو وہ غلط ہیں، وہ ”ربوی گروہ“ کے خیالات بیان کر رہے ہیں۔ ذاتی اور طویل تجربہ بھی ہے کہ ربوی گروہ کے یہی خیالات ہیں۔ مضمون نگار لکھتے ہیں، ”ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (مرزا قادیانی۔ ناقل) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے“۔ ویسے لاہوری گروپ بھی مرزا کی ہر بات کی تائید کرتا ہے اور مذہبی دکاندار چلانے کے لئے سوائے ایک دو مصنوعی اختلافات کے دونوں میں کوئی فرق نہیں اور ایک ہی سکہ کے دو رُخ ہیں۔ ماہنامہ المہدی / بابت جنوری فروری ، ۱۹۱۵ء / نمبر ۲ و ۳ / ص ۵۷ / احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور۔

۞ محسن اُمت بلکہ انسانیت، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی سب سے زیادہ احادیث جمع کر کے اور بیان کر کے رہتی دنیا تک، مسلمان اُمت پر احسان کیا، اُن کے بارے میں مرزا صاحب کس طرح اپنے قلم کی جولانیاں دکھا رہے ہیں، لکھتے ہیں، ”ابو ہریرہؓ غبی تھا، درایت اچھی نہیں رکھتا تھا“۔اعجاز احمدی / رخ ص ۱۲۷ / ج ۱۹۔ ان کے علاوہ بھی ایسے حوالے بے شمار ہیں لیکن یہاں تو بطور نمونہ ہم چند باتیں بیان کر رہے ہیں۔

☆ قادیانی حضرات اگر باضمیر ہو کر سوچیں تو ان کو سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی خود بخود جواب اُنکے سامنے ہے کہ جس پاک ہستی سے ۱۳۰۰ سال میں سب سے زیادہ اپنے کو محبت اور عشق مُس قرار دے رہے ہوا سکے ہر لحہ قریب رہنے اور قربانیاں دینے والے اصحاب کے لئے کس زبان، کس لہجہ اور کس قلم سے یہ لکھ رہے ہو۔ کیا عاشق رسول ﷺ کا یہ طریق کار کہیں کسی مومن کا بھی کسی نے دیکھا ہے، کجا بزرگان دین کا؟

☆ میرے خیال میں حضرت ابو ہریرہؓ سے جو احادیث مروی ہیں ان احادیث مبارکہ کے مقابل پر مرزا صاحب کے دعویٰ جات رکھے جائیں تو مرزا صاحب کے دعوے اس طرح پگھل کر گندی رَو میں بہہ جائیں گے، جیسے کہ کیچوے پر نمک ڈالو تو وہ سیکنڈوں میں گھل کر بدبودار پانی کی طرح رہ جاتا ہے۔ اس وجہ سے مرزا صاحب حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی دل میں دشمنی محسوس کرتے تھے۔**فاعتبروا یا اولی الابصار**۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی عزت

مرزا صاحب نے مکہ معظّمہ کے مقابل قادیان میں حج کرنا زیادہ ثواب کی نیکی قرار دے دیا۔ قرآن (پتہ نہیں کونسا، لیکن مسلمانوں کا قرآن مجید نہیں) بھی قادیان میں نازل کر دیا۔ اب قادیان کو کچھ فضیلت بھی تو عطا کرنی ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی **کن فیکون** والی طاقت استعمال کرتے ہوئے قادیان کو محترم بنا دیا۔

۞:۔ اپنی ایک نظم میں لکھتے ہیں، ”زمین قادیان اب محترم ہے۔ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے“۔ درثمین / ص ۵۲ / مرزا غلام احمد قادیانی۔

حدیث رسول ﷺ

۞:۔ ”کیا آنحضرت ﷺ کی ان لوگوں کو وصیت تھی کہ میرے بعد بخاری کو ماننا؟ بلکہ آنحضرت ﷺ کی وصیت تو یہ تھی کہ کتاب اللہ کافی ہے۔ ہم قرآن کے بارے میں پوچھے جائیں گے نہ کہ زید اور بکر کے جمع کردہ سرمایہ کے بارے میں یہ سوال ہم سے نہ ہوگا کہ تم صحاح ستہ وغیرہ پر ایمان کیوں نہ لائے۔ پوچھا تو یہ جائیگا کہ قرآن پر ایمان کیوں نہ لائے“ ۔ ملفوظات، ج ۴ / ص ۱۵۱۔

☆ یہ بات کر کے سب سے پہلے نمبر پر تو مرزا صاحب اپنے ہی اس قول کے مصداق بنتے ہیں، **”کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو۔ جو چھوڑتا ھے چھوڑ دو تم اس خبیث کو“**۔

☆ دوسرے نمبر پر رسول کریم ﷺ کو کیسے پتہ ہوسکتا تھا کہ انکے بعد امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور دوسرے امامؒ ان حدیث کو اکٹھے کریں گے۔ اس سوال کا جواب کہ احادیث رسول ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں؟ خود قرآن کریم دے رہا ہے۔

☆ ” کہئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے پیچھے چلو، اللہ تم سے محبت کریگا“ (آل عمران: ع ۴)۔ اس آیت میں رسول کریم ﷺ کے پیچھے چلنے کا کیا مطلب ہے، کیا کوئی انسان بقائمی ہوش وحواس کہہ سکتا ہے کہ پیچھے چلنے کا مطلب صرف قرآنی آیات ہیں؟ اور کیا انکے اقوال اور عمل بھی شامل ہیں یا نہیں؟

☆ پھر اس قرآنی آیت کا کیا جواب دیں گے، ”اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس واسطے کہ اُس کے حکم پر چلا جائے اللہ کے فرمان سے“۔ (نساء: ع ۹)

☆ ”لیکن قرآن شریف ایسے احتمالات سے پاک ہے۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی قرآن شریف تک ہی ہے۔ پھر آپ فوت ہوگئے۔ اگر یہ احادیث صحیح ہوتیں اور مدار ان پر ہوتا تو آنحضرت ﷺ فرما جاتے کہ میں نے حدیث جمع نہیں کیں۔ فلاں فلاں آوے گا تو جمع کریگا تم اُن کو ماننا“۔ ملفوظات، ج ۴ / ص ۱۵۱۔
صرف اس ایک فقرہ کا تجزیہ کرنے بیٹھیں تو بات بہت دور نکل جائیگی۔ بات اس وقت یہیں محدود رکھی جاتی ہے کہ مرزا صاحب کے دل میں احادیث مبارکہ کی جو قدر رہے انکے احادیث کو ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے بھی اعتافات موجود ہیں۔ یہ سب تحریریں ہمیں واضح پیغام دے رہی ہیں کہ دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا۔

اعتکاف

▪ ”ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی، میرے سامنے ضب یعنی گوہ کا گوشت کھانے سے انکار کیا، خاکسار عرض کرتا ہے کہ .... اعتکاف ماموریت کے زمانہ سے قبل غالباً بیٹھے ہوں گے، مگر ماموریت کے بعد بوجہ قلمی جہاد اور دیگر مصروفیت کے نہیں بیٹھ سکے کیونکہ یہ نیکیاں اعتکاف سے مقدم ہیں“۔ سیرت المہدی /ج ۳/ ص ۱۱۹ / مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے۔

☆ مرزا صاحب کی خودساختہ ماموریت کے بعد کا اعتراف تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ مگر اُن کے بیٹے نے ”اعتکاف ماموریت سے قبل غالباً بیٹھے ہوں گے“ لکھ کر باپ کو بچانے کی کوشش کی ہے۔ مرزا صاحب کی سوانح یا تحریروں میں کہیں نہیں کہ وہ کبھی بھی اعتکاف بیٹھے ہیں۔ مجاہدے، ریاضتیں وہ لوگ کرتے ہیں جنھوں نے اپنے اللہ کو راضی کرنا ہوتا ہے، وہ لوگ کبھی بھی ایسی تکلیفوں، پابندیوں میں نہیں پڑتے، جن کا کوئی نامعلوم خدا انکے کاغذوں پر دستخط کرے اور ساتھ ہی اتنا جاہل ہو کہ قلم چھڑک کر کپڑے بھی خراب کردے۔ ویسے بھی یہی بیٹے اس کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ ”مرزا صاحب دین میں ہمیشہ سہل راستہ پسند کرتے تھے“۔ تو سہل راستوں والے بھی کبھی ایسی ریاضتیں کرتے ہیں۔ نیز اگر مرزا صاحب کے اپنے بیانات، اعترافات کو دیکھیں تو زیادہ وقت انکا ٹوٹا پھوٹا جہاد میں ہی گزرتا تھا، اب اعتکاف کے لئے کیا وقت نکالتے۔

جنازہ

۞ ”قاضی سید امیر حسین صاحب کا چھوٹا بچہ فوت ہونے پر جنازے کے ساتھ حضرت مسیح موعود بھی تشریف لے گئے۔ اور خود ہی جنازہ پڑھایا۔ عموماً جنازے کی نمازیں حضرت مسیح موعود اگر موجود ہوتے تو خود ہی امامت کرتے، اس وقت نماز جنازہ میں شامل ہونے والے دس پندرہ آدمی ہی تھے۔ بعد سلام کسی نے عرض کی کہ حضور میرے لئے بھی دعا کریں۔ فرمایا، میں نے تو سب کا ہی جنازہ پڑھ دیا ہے“۔ ذکر حبیب، ص ۱۶۱، از مفتی محمد صادق قادیانی۔

☆ میرے خیال میں ان مریدوں نے چندہ یا بھتہ نہیں دیا ہوگا اسی لئے غصہ میں سب کا جنازہ پڑھ دیا۔لیکن ہمیں روایات سے یہ بھی ملتا ہے کہ حکیم نورالدین نے مرزا صاحب کو پیچھے کر کے اپنے بچے کا جنازہ خود پڑھایا؟

مسجدوں سے کراہت

۞ اعتراف مرزا صاھب کہ وہ مسجدوں سے کراہت کرتے ہیں۔لکھتے ہیں کہ ''یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ میں ہمیشہ اپنے سفر کے دنوں میں مسجدوں میں حاضر ہونے سے کراہت ہی کرتا ہوں''۔ازالہ اوہام / ر خ ،ج ۳/ ص ۷ ، حاشیہ۔

☆ ایک عام مسلمان بھی زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں سفر کے دوران مسجدوں میں نہیں جاتا ، وجوہات کچھ بھی ہوں۔لیکن کوئی مسلمان مسجد جو کہ خدا کا گھر ہے اس کے لئے کبھی بھی کراہت کا لفظ استعمال نہیں کریگا۔مسجد سے کراہیت کا اظہار صرف ایک ایسا شخص ہی کر سکتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالےٰ ،رسول کریم ،اسلام اور مسلمانوں کے لئے بغض اور دشمنی بھری ہو۔

دیانت

مرزا صاحب کی بھی تقریباً یہی عمر تھی ، مگر شادی شدہ تھے اور دو بچوں کے باپ تھے ، اسکا مطلب ہے کہ برے بھلے کی تمیز تھی ، مرزا صاحب کے والد صاحب نے ان کو انگریزوں کے سرکاری خزانے سے اپنی سالانہ پنشن لینے کے لئے بھیجا ، جو کہ سات سو روپے تھی اور یہ پنشن انکے خاندان کا کئی ماہ کا خرچ تھا ، اور خاندان میں مرزا صاحب کے والدین ، انکے بھائی اور انکے بیوی بچے ، مرزا صاحب کے اپنے بیوی بچے ، اس کے علاوہ غالباً کچھ اور لوگ بھی متعلقین میں شامل تھے۔مرزا صاحب نے پنشن وصول کی اور چند دن میں ادھر ادھر اڑا دی اور اسکے بعد شرمندگی کی وجہ سے گھر میں نہیں آئے اور سیالکوٹ جا کر ملازمت کر لی۔

۞ انکے بیٹے نے جو روایت لکھی ہے وہ اس طرح ہے۔''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دیکر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا ، پھر جب سارا روپیہ اس نے اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے''۔سیرت المہدی / ج ۱ / ص ۴۳/ روایت ۴۹ / مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے۔

☆ مرزا صاحب کی عمر اس وقت اندازاً ۲۵ برس کی تھی۔دو بچوں کے باپ تھے۔اس زمانے کے مطابق پڑھے لکھے تھے۔بقول مرزا صاحب کے انکو پھسلانے والا ، انکا سگا چچازاد بھائی تھا جن کے ساتھ گھر کی دیواریں بھی ملی ہوئی تھیں۔اور جسکی خصلتوں کو مرزا جی یقیناً بہت اچھی طرح جانتے تھے۔اس لئے پھسلانے والی بات دل کو نہیں لگتی۔بلکہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اپنی حرکت پر پردہ ڈالنے کے لئے یا جواز دینے کے لئے اسکا نام لیا جا رہا ہے۔

☆ دوسری بات ہے کہ مرزا صاحب کے خاندانی حالات سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ چچازاد بھائی ''اِدھر اُدھر کی جگہوں کا ماہر تھا۔اس لئے غالباً اکو رہنمائی کے لئے ساتھ لیا گیا ہوگا۔یہ علیحدہ بات کہ اتنی جلدی پیسہ اُڑ جائیگا ، اسکا مرزا صاحب کو اندازہ نہ ہو۔

☆ مرزا نے باپ کی امانت میں خیانت کی اور اِدھر اُدھر نا جائز امور میں ۷۰۰ روپیہ کی رقم چند دن میں اُڑا دی۔اس زمانہ میں سونا ۵ یا چھ روپیہ تولہ (اندازاً ۱۰ گرام) ہوتا تھا۔آج کے دور میں یہ رقم کم و بیش تیس سے چالیس لاکھ روپے کے درمیان بنتی ہے۔ہم یہ یقین کرنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ رقم نا جائز امور میں خرچ ہوئی ، کیونکہ بقول مرزا صاحب کے بیس برس کی عمر سے ہی انکا اپنے گھر (بیوی) سے تعلق ختم ہو گیا تھا۔اور ایسے موقعوں پر جوانی یقیناً دیوانی ہو سکتی ہے۔اور چند دن میں اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کے بعد شرم سے واپس گھر کیسے آ سکتے تھے؟ اور ویسے بھی گھر والے گھر سے جوتے مار کر نکال دیتے۔

☆ لیکن مرزا صاحب کو اپنی بیوی اور دو معصوم بچوں کا بھی خیال نہیں آیا۔حالانکہ کہتے ہیں کہ ڈائن بھی سات گھر چھوڑ دیتی ہے۔یہ تو اپنے بچوں کے بھی سگے نہیں نکلے۔

☆ مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ میں ماں کی کوکھ سے ہی نبی پیدا ہوا۔اگر واقعی یہ سچ ہوتا تو اللہ تعالےٰ نے جن کو بھی نبی بنایا انکو شروع سے ہی ہر ایسی بات سے محفوظ رکھا اور پاک رکھا ،

لیکن مرزا صاحب کی زندگی کا صرف ایک یہی واقع نہیں اور بھی بیشمار واقعات ہیں جہاں ہمیں مرزا صاحب بجائے اللہ کی حفاظت میں شیطان کے ہاتھوں کھیلتے نظر آتے ہیں۔

صفائی

۞ اب مرزا صاحب کی اپنی بیان کردہ حقیقت بھی پڑھیے۔''اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے، اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں، وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں''۔اربعین ۳ و ۴/ رخ ج ۱۷ / ص ۴۷۰ و ۴۷۱۔

۞ اُس پر مستزاد، مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ''مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی دست آتے ہیں''۔ملفوظات/ ج ۲/ص ۳۷۶۔

۞ دوسری جگہ فرماتے ہیں ''کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور اکثر دست آتے رہنا، یہ بیماری تقریباً بیس برس سے ہے''۔نسیم دعوت / رخ/ ج ۱۹ / ص ۷۴۔

۞ ایک واقعہ مرزا صاحب کی سیرت کی ایک کتاب میں لکھا ہے۔اس واقعہ سے اندازہ ہو جائیگا کہ عوام تک کیسی کیسی کہانیاں پہنچی تھیں اور وہ ان کے معیار صفائی، طہارت اور پاکیزگی کو کن الفاظ میں بیان کرتے تھے۔مصنف نے بھی وہ الفاظ بعینہ استعمال کئے، بعد کے اڈیشن میں سے ''جسم کے ایک حصہ کے ننگے نام کو جو کہ دوڑا کے وزن پر ہے لکھنے کی بجائے جگہ خالی چھوڑ دی ہے۔اکثر جلوت اور خلوت میں رہنے والے مصنف لکھتے ہیں،''اس شخص نے کہا کہ کیا ہم یہودی ہیں۔میں نے کہا کہ تم اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر دیکھو کہ تمہارے قول اور فعل کس سے ملتے جلتے ہیں۔اس بات پر وہ شخص سخت غضبناک ہو کر کہنے لگا۔دیکھو جی مرزا رات کو لگائی سے بدکاری کرتا ہے اور صبح کو بے غسل۔۔۔۔بھرا ہوا ہوتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا، وہ الہام ہوا۔میں مہدی ہوں، میں مسیح ہوں''۔ تذکرۃ المہدی / ص ۱۵۷ / مصنفہ پیر سراج الحق نعمانی۔اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرتا۔کہتی خلق خدا تجھ کو غائبانہ وحاضرانہ کیا کیا؟

لباس

۞ ایک دفعہ شیخ رحمت اللہ صاحب سے کسی نے اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود......کی خدمت میں عرض کیا، کہ انہیں چاہیے۔روزانہ ایک دھویا ہوا کُرتہ پاجامہ بدل لیا کریں۔اس سے زیادہ اپنے اخراجات کو نہ بڑھائیں۔حضرت صاحب نے اِس پر فرمایا۔کہ ہم تو ہفتہ میں ایک بار کپڑے بدلتے ہیں۔ذکرِ حبیب / ج اول / ص ۳۱ و ۳۲/ مصنفہ مفتی محمد صادق۔

۞ کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ۔صدری۔ٹوپی۔عمامہ۔رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے۔اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ جگہ کھونٹی پر ٹانگ دیتے ہیں وہ بستر پر سر اور جسم کے نیچے چلے جاتے اور صبح کو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ یا سلوٹ کا دشمن انکو دیکھ لیتا تو سر پیٹ لیتا''۔سیرت المہدی / ج ۲ / ص ۱۲۸ ۔خوبصورت الفاظ سے بات کو ہلکا کرنے کی اچھی کوشش ہے لیکن حقیقت میں ہر شریف اور عام صفائی کا دلدادہ بھی ایسی حالت دیکھ کر یقیناً سر پیٹ لیتا ہوگا۔

۞ لباس کے باب میں سب سے آخر میں بیٹے نے لکھا،''ایک بات کا ذکر نا میں بھول گیا۔وہ یہ کہ آپ امیروں کی طرح ہر روز کپڑے بدلا نہ کرتے تھے۔بلکہ جب ان کی صفائی میں فرق آنے لگتا تھا''سیرت المہدی / ج ۲ / ص ۱۲۹ ۔الفاظ کے ہیر پھیر کے باوجود تحریر بتا رہی ہے کہ کم از کم کئی کئی دن کپڑے نہیں بدلتے تھے۔

۞ بیٹے نے سیرت نگاری کرتے ہوئے مزید لکھا ہے:۔

☆ ''بار ہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے''۔سیرت المہدی / ج ۲ / ص ۱۲۶ ۔یہی مرزا صاحب نے اسلام کے ساتھ کیا ہے کہ اسلام کے کوٹ میں یہودی صدری کے بٹن ٹانک دئے ہیں۔

☆ ''جرابیں پہنتے تھے تو اسکے پاؤں کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر ہو جاتی تھی''۔سیرت المہدی / ج ۲ / ص ۵۸ /۔یہی اسلامی عقائد کے ساتھ کیا ہے کہ ہر چیز اوپر نیچے کر کے اس کو مضحکہ خیز بنا دیا ہے۔

☆ ’’بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے‘‘۔سیرت المہدی / ج ۲ / ص ۵۸ ۔

’’موسم گرما میں دن کو بھی اور رات کو تو اکثر اپنے کپڑے اتار دیتے اور صرف چادر یا لنگی باندھ لیتے ۔گرمی دانے بعض دفعہ بہت نکل آتے تو اسکی خاطر پی کُرتا اتار دیتے۔ تہ بند اکثر نصف ساق تک ہوتا تھا اور گھٹنوں سے اوپر ایسی حالت میں مجھے یاد نہیں کہ آپ برہنہ ہوئے ہوں‘‘۔سیرت المہدی / ج ۲ / ص ۱۲۸ / ۔ذرا شرفاء غور کریں کہ پوری پوری رات جوان لڑکیوں سے مختلف خدمات کرواتے تھے، ٹانگیں دبواتے تھے۔اس حالت میں کہ تہ بند (دھوتی) اور وہ بھی گھٹنوں سے اوپر باندھ کر۔ چھپے ہوئے ننگے پیر تھے مرزا صاحب دراصل۔کوئی حیا کا بھی تقاضہ ہوتا ہے یا نہیں؟

اخلاق

اسلام میں اخلاق عبادت کا ہی ایک حصہ ہے۔مرزا صاحب کے اپنے اخلاقی ہتھیاروں کی مار سے کوئی نہیں بچ سکا حتیٰ کہ انبیاء کرام بھی نہیں۔یہاں صرف اشارتاً ایک دو نمونے کہ مزید کی گنجائش نہیں۔

۞ یہ تعلّی کہ ’’خدا وہ ہے کہ جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا‘‘۔اربعین ۳ / ر خ ، ج ۱۷ / ص ۴۲۶۔’’میری دعوت سب نے قبول کی اور تصدیق کی ماسوائے کنجریوں کی اولاد نے‘‘۔آئینہ کمالات اسلام / ر خ ، ج ۵ / صفحہ۵۴۷ و ۵۴۸۔

☆ ’’ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائیگا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں‘‘۔ انوار اسلام / ر خ ، ج ۹ / ص ۳۱ ۔

۞ مرزا صاحب نصیحت کرتے ہیں کہ ’’کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو‘‘۔کشتی نوح / ر خ ، ج ۱۹ / ص ۲۱ ۔

☆ اور اس نصیحت پر عمل درآمد کرنے کے لئے اپنی ذاتی مثال دیتے ہوئے دعویٰ کرتے ہیں ’’میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی‘‘۔مواہب الرحمٰن / ر خ ، ج ۱۹ / ص ۲۳۶۔

۞ مرزا جی کے بیٹے بشیر الدین محمود احمد جو بزعم خود مصلح موعود بھی کہلاتے ہیں، لکھتے ہیں ’’کہ اس (مرزا غلام احمد) نے ہمارے لئے اخلاقیات اور ضابطہ حیات کا مکمل ذخیرہ چھوڑا ہے، تمام ذی عقل انسانوں کو یہ ماننا پڑیگا کہ ان پر عمل کرنے سے ہی مسیح موعود کی آمد کے مقاصد کی تکمیل ہوسکتی ہے‘‘۔احمدیت یا سچا اسلام / ص ۵۶۔

☆ اب ذرا اس مکمل اخلاق والی زبان کا نمونہ بھی دیکھ لیں، مرزا صاحب انتہائی اخلاق سے لکھتے ہیں ’’جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے تو کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہوجاتے ہیں‘‘۔ حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات / ج ۲ / ص ۲۵ / از یعقوب علی عرفانی، ایڈیٹر الحکم قادیان۔

اہل خانہ کے حقوق

رسول کریم ﷺ کی کہی ہوئی ہر بات پر عمل کرنا بھی اسلامی عبادات کا ہی حصہ ہے اس لئے اہل خانہ کے حقوق بھی عبادت کا حصہ ہیں۔اسکے لئے رسول کریم ﷺ کی حدیث مبارک ہے کہ ’’جو شرائط تم پر پوری کرنی فرض ہیں، اُن میں سب سے پہلے وہ شرط (یا شرائط) پوری کرنی لازم ہیں جن سے تم نے اپنے لئے کسی عورت کو حلال کیا۔(معذرت، اصل الفاظ اس وقت نہیں پیش کئے جا سکے لیکن مفہوم پیش کر دیا ہے۔ناقل))۔اور جب ہم حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو اُنکی طرف اللہ تعالےٰ کی وحی کے مطابق، اپنے اقوال کے مطابق، حضور ﷺ کے عمل میں مطابقت دیکھتے ہیں اور کہیں بھی تضاد نہیں پاتے اور اُن کا سلوک اپنے اہل خانہ کے ساتھ بھی مثالی تھا کہ آج بھی مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے انصاف پسند لوگ بھی ان باتوں کا برملا اعتراف کرتے ہیں بلکہ اُن پر عمل کرکے اپنی زندگی میں خوشیاں بھی بکھیرتے ہیں۔

۞ اب دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب جن کا دعویٰ ہے کہ نعوذ باللہ وہ عین محمدؐ ہیں۔انکا اپنے اہل خانہ، عزیز و اقارب کے ساتھ کیا تعلقات تھے۔اور اُنکے سیرت نگار ہمیں کیا بتاتے

ہیں؟ مرزا صاحب نے اپنی پہلی بیوی جو کہ اُنکی ماموں زاد بھی تھیں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

☆ مرزا صاحب کی گھسیٹی بیگم (والدہ مرزا) کی بھانجی، حُرمت بی بی کے ساتھ، پندرہ برس کی عمر میں شادی ہوئی۔ پتہ نہیں ایسی کونسی مجبوری پیش آ گئی کہ اتنی کم عمری میں ہی شادی کر دی گئی؟ یہ اعتراض کرنے کی بات نہیں بلکہ رحم کھانے کی بات ہے کہ دونوں خاندان پتہ نہیں کس مجبوری کا شکار ہوئے۔ اور اتنے چھوٹے بچوں کو رشتہ ازدواج میں باندھنا پڑا۔

☆ ایک سال کے بعد مرزا سلطان پیدا ہوا، اس وقت مرزا صاحب کی عمر سولہ برس کے قریب تھی۔ بیچارے مرزا صاحب، اتنی کم عمری میں ایک اور ذمہ داری پڑ گئی جو بیچارے میاں بیوی نبھانے سے قاصر تھے۔ آخر بچے کے بے اولاد تایا تائی نے آگے بڑھ کر ذمہ داری سنبھال لی۔

☆ اسکے تقریباً چار سال بعد دوسرا بیٹا مرزا فضل احمد پیدا ہوا۔ جسکو خاندان میں پھجا کہتے تھے اور اسی مناسبت سے حُرمت بی بی "پھجے دی ماں" کے نام سے پکاری جانے لگیں۔ اور مرتے دم تک بلکہ مرنے کے بعد بھی اسی نام سے پکاری جا رہی ہیں۔ اسکے لئے اُنکو مرزا البشیر احمد ایم اے کا شکرگزار ہی ہونا پڑیگا کہ انہوں نے اسکو تحریر میں ڈھال دیا۔

☆ مرزا صاحب کی سیرت نگار بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کم از کم پچیس سال تک کوئی کام نہیں کیا۔ کتابوں اور مسجد کی آڑ میں چھپ کر بیٹھے رہے۔ اسکے بعد اپنے ابا کی سالانہ پنشن لے کر چند دنوں میں اِدھر اُدھر اُڑا دی، اور پھر بیوی بچوں کو ماں باپ کے سر پر چھوڑ کر سیالکوٹ بھاگ گئے۔

☆ مرزا صاحب کے صحابی سید سرور شاہ کا بیان ہے کہ مرزا صاحب نے اُن کو بتایا کہ "فضل احمد کی پیدائش کے بعد ہمارا اپنے گھر سے کوئی (ازدواجی) تعلق نہیں۔

☆ مرزا صاحب کے دوسری بیوی سے تیسرے مگر زندہ دوسرے (منجھلے) بیٹے مرزا بشیر احمد، ایم اے، اپنی سگی والدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔" بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر "پھجے دی ماں" کہا کرتے تھے، بے تعلقی سی تھی۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی"۔ سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۳۳، مرتبہ مرزا بشیر احمد، ایم اے۔ اس جگہ صرف حقائق بیان کرنا مقصد ہے، اس بحث میں نہیں پڑتے کہ ایک ماں اپنی سوکن اور اپنے خاوند کے درمیان اپنے مباشرت کی باتیں اپنے بیٹے سے کر رہی ہے، کیسا پاکیزہ ماحول ہوگا اس گھر کا؟

☆ مرزا صاحب نے خود براہ راست بھی اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے ذریعہ بھی دہلی میں شادی کی۔ پتہ نہیں کس طرح یا کس وجہ سے ایک تقریباً پچاس سالہ شخص کی اپنی ہی عمر کے میر ناصر نواب (نواب نہیں تھے صرف نام کا حصہ نواب ہے) کی بیٹی، ایک ۱۹ سالہ، نا کتخدا، سید گھرانے کی لڑکی سے رشتہ طے ہو گیا۔

☆ رشتہ کی منظوری کا خط ملتے ہی مرزا صاحب نے لوگوں سے پیسہ اُدھار پکڑا اور گھر والوں سے خفیہ طور پر دو ملازموں کو لیکر (ایک مسلمان اور ایک ہندو) عازم دلی ہوئے۔

☆ وہاں جب شادی کے لئے ۱۵ افراد کے ہمراہ پہنچے تو نہ زیور، نہ کپڑا، نہ بارات، بس جی دلہن لینے پہنچ گئے۔ روایات میں لکھا ہے کہ ان کے اس طرح شادی کرنے سے دلہن کے والدین کو اپنے رشتہ داروں، لوگوں کے سامنے بڑی شرمندگی اُٹھانی پڑی۔

☆ خیر سے جس دن مرزا صاحب اپنی نئی دلہنیا کے ساتھ قادیان واپس پہنچے تو پتہ چلا کہ اُسی دن اُن کا بڑا بیٹا مرزا سلطان بھی شادی کر کے اپنی دلہن کے ساتھ قادیان پہنچا تھا۔ کیا مرزا صاحب اپنی خواہشوں میں اتنے اندھے ہو چکے تھے کہ ان کو اپنی اولاد کے خوشیوں و حقوق ادا کرنے کا خیال ہی نہیں تھا۔ کہ کب بیٹے کی شادی ہے اور انہوں ے بیٹے کے سر پر سہرا باندھنا ہے، اپنے فرائض ادا کرنے ہیں، لیکن اپنی خود غرضی کے اندھے پن میں مرزا صاحب سب کے اور ہمیشہ جہاں تک ممکن ہوا حقوق پامال ہی کرتے رہے۔ کہتے ہیں ڈائن بھی سات گھر چھوڑتی ہے لیکن یہاں نظر آ رہا ہے کہ مرزا صاحب نے اولاد کو بھی نہیں بخشا۔

☆ ہمیں دلہن کو گھر میں لانے کے بعد ولیمے کی کوئی روایت نہیں ملی۔ اب پتہ نہیں مرزا صاحب نے ولیمہ کیا ہی نہیں ویسے بھی ولیمہ جائز نہ ہوتا۔ یا بیٹے کے ولیمے میں ہی اپنا ولیمہ بھی بھگتا دیا۔

☆ مرزا صاحب ہمیں بتاتے ہیں کہ جب انہوں نے شادی کی تو مدت تک وہ اپنی نئی بیوی کے حقوق ادا نہیں کر سکے۔ انکی اس حالت کا علم اُنکے کافی دوستوں کو بھی تھا اور بٹالوی صاحب یا کسی دوسرے دوست نے تشویش کا خط بھی بنام مرزا تحریر کیا تھا۔ یعنی وہاں صلائے عام تھی یاران نکتہ چین کے لئے۔

☆ مرزا صاحب جب دہلی سے دوسری بیوی کو بیاہ کر لائے تو اپنی پہلی بیوی کو جس کے حقوق وہ پچیس سال سے ادا نہیں کر رہے تھے۔ پیغام بھیجا کہ "پہلے تو جیسا ہوتا رہا ہوتا رہا۔ اب میں نے شادی کر لی ہے اگر تمہارے حقوق ادا نہ کروں گا تو گناہ گار ہونگا۔ یا تو اپنے حقوق چھوڑ دو، تمہیں خرچہ ملتا رہے گا، یا پھر طلاق لے لو"۔ اُس عفیفہ کا جواب آیا کہ اس بڑھاپے میں طلاق یا حقوق کیا لوں گی۔ بس مجھے خرچہ دے دیا کرو۔ مرزا صاحب نے خرچہ کیا دینا تھا، انکے بیٹے مرزا سلطان نے ہی اپنی ماں

کی کفالت سنبھال لی۔

☆ مرزا صاحب نے دوسری شادی کے دو سال بعد ہی اپنے ہی خاندان میں اپنی ایک رشتہ کی تقریباً پندرہ سالہ بھتیجی و بھانجی، محمدی بیگم، دُختر مرزا احمد بیگ عُرف مرزا گاماں سے شادی کرنا چاہی۔ مگر اس خاندان نے انکار کر دیا۔ اور اپنی بیٹی ضلع قصور کے رہائشی مرزا محمد سلطان کے ساتھ مرزا صاحب کے تمام الہامی ڈراووں کے باوجود بیاہ دی۔ اور مرزا صاحب کے جھوٹے الہامات وہیں کے وہیں پڑے رہ گئے، جسکی وجہ سے مرزا صاحب کو آج تک بدنامیاں مل رہی ہیں۔

☆ مرزا صاحب نے اپنی بیوی پھجے دی ماں کو اور دونوں بیٹوں کو مجبور کیا کہ وہ باقی رشتہ داروں کو بھی ساتھ ملا کر محمدی بیگم کے والدین پر اس رشتہ کے لئے دباؤ ڈالیں۔ اگر وہ مرزا صاحب کی شادی محمدی بیگم سے کروانے میں ناکام رہے تو سنگین نتائج بھگتیں گے۔ اور مرزا صاحب کے بیوی بچوں نے یہ کام نہیں کیا، کیونکہ وہ اس رشتہ کو ایک معصوم بچی پر ظلم سمجھتے تھے کہ ایک باون (۵۲) سالہ بوڑھا جو پہلی دونوں بیویوں کے حقوق ادا کرنے کے قابل نہیں، اب ایک اور لڑکی پر ظلم میں مرزا صاحب کے شریک نہیں بنے۔

☆ جس دن محمدی بیگم کا قصور کے رہائشی مرزا سلطان سے نکاح ہوا، مرزا صاحب نے اپنے بڑے بیٹے مرزا سلطان کو دیوث اور دشمن اسلام قرار دیکر عاق کر دیا۔

☆ جس دن شادی ہوئی اسی دن پھجے کی ماں کو طلاق دے دی۔

☆ جس دن شادی ہوئی اسی دن اپنے بیٹے مرزا فضل کو جائداد سے عاق کرنے کی دھمکی سے مجبور کر کے، اُس کی بیوی عزت بی بی جو کہ محمدی بیگم کی پھوپھی زاد بہن اور مرزا صاحب کے برادر نسبتی کی بیٹی تھی کو تحریری طلاق بھجوا دی۔

☆ اور باقی رشتہ داروں سے ہمیشہ کے لئے ترکِ تعلق کی نہ صرف قسم کھائی بلکہ خلاف دستور قسم نبھائی بھی۔ حالانکہ مرزا صاحب کا اپنا وعدہ نبھانا دستور نہیں تھا۔

☆ کیا نبیوں کا سلوک اور ادائیگی حقوق اپنے اہل خانہ سے ایسے ہی ہوتے ہیں؟ اپنا گھر اُجاڑا، اپنے بیٹے کا گھر اُجاڑا، پہلوٹھی کے بیٹے کو عاق کر کے اخباروں میں ۵۔۴ صفحات پر مشتمل طویل اشتہارات چھاپے۔ ایسا تو کوئی شریف آدمی سوچ بھی نہیں سکتا، کجا ایسے عمل کرے۔

۞ ساس جو ماں کے برابر ہوتی ہے۔ اور پھر وہ ساس جو کہ قادیانی جماعت کی اُم المومنین کی ماں بھی کہلاتی ہے اُس ماں کے بارے میں مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے، "اے عورت تیرے مکر بڑے ہیں"۔ جس اُم کی اُم کے مکر بڑے ہوں گے تو بیٹی اگر آگے نہیں بڑھی، یا برابر بھی نہیں تو کم از کم کچھ اثر تو لیا ہوگا قادیانی اُم المومنین نے؟

۞ مرزا صاحب کے سُسر میر ناصر نواب جو کہ محکمہ نہر میں نقشہ نویس تھے کثیر الاولاد تھے اور مرزا صاحب کی جب مذہب کی آڑ میں حرکات دیکھیں تو، مرزا صاحب کی حرکتوں سے کافی عرصہ نالاں رہے۔ انہوں نے ایک نظم مرزا صاحب کی شان میں لکھی۔ بعد میں جب نوکری سے پنشن پا گئے تو مختلف حربوں سے اُنکو قابو کر لیا۔ نظم کا کچھ حصہ پیش خدمت ہے۔

مہدی وقت ہے کوئی مشہور ۔ کوئی بنتا ہے عیسائے دوران
نہ عیاں اس میں عیسوی برکت ۔ نہ ہدایت کا اس میں نام و نشان
نیک سب اُٹھ گئے زمانہ سے ۔ ماتقی میں نہیں رہی ہے جان
حُبِ دنیا نے گھیر رکھا ہے ۔ ہے بہت ہی ضعیف اب ایمان
حب مولیٰ جہاں سے ہے معدوم ۔ حرصِ دنیا میں پھنس گئے انسان
لذت نفس میں وہ ہیں سرگرم ۔ آج کل ہیں جو پیشوائے جہان
مرغ بریاں کا شوق ہے ان کو ۔ ہیں ملا نیک خصائل جو انسان
قورمہ اور پلاؤ کھاتے ہیں ۔ لوگ کہتے ہیں جن کو قطب زمان

جو ولایت میں ہیں قدم رکھتے ۔ ان کی صدقہ پہ ہے فقط گزران
ٹھاٹھ ہیں ان کی سب امیرانہ ۔ در دولت پہ ہیں گئی دربان
رات دن ہیں عمارتیں بنتیں ۔ مال کرتے ہیں مفت میں ویران
ہائے آتے نہیں نظر وہ لوگ ۔ دیکھنے کو ترس گئی دل و جان
ہر صدی میں ہوئے ہیں اہل الحق ۔ رہبر خلق و صاحب عرفان
دین اسلام جن سے تازہ ہوا ۔ جن سے رونق پذیر تھا ایمان

(اشاعۃ السنہ، ج ۱۴/ص ۴۱۹۔۴۲۰)، بحوالہ رئیس قادیان ج دوئم /ص۴۸۶ و ۴۸۷، مصنفہ مولانا رفیق دلاوری

۞ مرزا صاحب کا اپنا اعتراف کہ ان کے اپنا کنبہ وعزیز اقارب ان کو کیا سمجھتے تھے، ”جو لوگ میرے کنبے سے، اور میرے اقارب ہیں کیا مرد اور کیا عورت مجھے میرے الہامی دعوے میں مکار اور دکاندار خیال کرتے ہیں“۔مجموعہ اشتہارات/ ج ۱ / ص ۱۶۱۔

قصبہ کے باسیوں کے ساتھ

۞ مرزا صاحب کا دعویٰ نعوذ باللہ عین محمدﷺ ہونے کا ہے، رسول کریمﷺ کے متعلق کہتے ہیں کہ ”آنحضرتﷺ کو ہمیشہ مخالفوں نے امین اور صادق تسلیم کیا“۔ ملفوظات / ج ۸ / ص ۶۸ ۔لیکن مرزا صاحب کو دنیا تو دور کی بات ہے، جس قصبہ میں رہتے ہیں اسکے باسیوں کا مرزا صاحب کے بارہ میں کیا خیال ہے؟ عزیز و اقارب کے اقوال کا اعترافی بیان تو پڑھ چکے اب مرزا صاحب ہی کی زبانی کہ قادیان کے شہری کیا انکو کیا کہتے ہیں۔

☆ مرزا صاحب لکھتے ہیں، ”قادیان میں لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے اشتہار دیا جس کو قریباً دس برس گزر گئے۔اس اشتہار میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار فریبی ہے اور صرف دکاندار ہے۔لوگ اِسکا دھوکہ نہ کھائیں“۔ قادیان کے آریہ اور ہم /ر خ، ج ۲۰ / ص ۴۲۵۔

☆ کیا اسکے باوجود بھی کوئی گنجائش رہتی ہے؟

رویہ مسلمانوں کے ساتھ

۞ مہدی علیہ السلام آکر تمام مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے اکٹھا کرینگے اسکے برعکس مرزا صاحب آئے اور انکی اپنی تحریر کے مطابق دنیا میں چورانوے (۹۴) کروڑ مسلمان تھے۔جن میں سے چند ہزار کو وہ اپنے پیچھے لگا سکے، اُن چند ہزار کو مسلمان قرار دے دیا اور حکم دیا کہ بقیہ دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دیکر اُن سے عبادت، رشتہ ناطہ، سماجی تعلقات ختم کر لیں۔مرزا صاحب نے مرنے سے کچھ عرصہ پہلے دعویٰ کیا تھا کہ اُن کو ماننے والوں کی تعداد چار لاکھ تک جا پہنچی ہے۔لیکن اُن کے جنازہ میں جو لاہور میں مرنے کے تیسرے دن، قادیان میں ہوا تھا۔ جماعت کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق قادیان کے رہائشیوں سمیت کل بارہ سو آدمی تھے۔

۞ مرزا صاحب نے مسلمانوں سے قطع تعلق کے لئے سب سے پہلے علماء کرام کو نشانہ بنایا۔اور اس نشانہ بازی میں جو زبان استعمال کی اسکی بیشمار مثالیں ہیں لیکن یہاں بطور نمونہ ایک آدھ مثال پیش خدمت ہے۔مرزا صاحب کی گُل پاشیاں دیکھیں ”اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے سفیہوں کا نطفہ۔بد گو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھلانے والا منحوس ہے جسکا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے“۔حقیقۃ الوحی /ر خ، جر ۲۲ / صفحہ ۴۴۵۔ہمارے خیال میں سے دیگ میں سے چاول کا ایک دانہ ہی سارا حال کہہ دیتا ہے۔

۞ اپنے مریدوں کو سمجھاتے ہیں کہ، ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو“۔تذکرہ / ص ۴۰۱، شائع کردہ الشرکۃ الاسلامیہ، ربوہ / ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۶۔قادیانی جماعتیں

اکثر یہ موقف اختیار کرتی ہیں کہ پہلے مسلم علماء نے ایسے فتوے دئے، اس کے جواب میں مرزا صاحب نے یہ فتوے دئے۔ لیکن یہاں تو مرزا صاحب ایسے فتوں کا منبع اپنی وحی کو بتا رہے ہیں۔ کیا اللہ تعالےٰ نے مہدی اور مسیح کو اس لئے بھیجنا ہے کہ وہ آ کر تمام دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لائے گا یا موجود مسلمانوں کو بھی کافروں کے ساتھ ملا کر جائیگا؟

☆ مرزا صاحب کا بیٹے مرزا بشیر احمد، ایم اے نے اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے، ''غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا اُن کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا ہے جو اُن کے ساتھ مل کر ہم کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی اور دوسرے دنیوی.......سو یہ دونوں تعلق ہمارے لئے حرام قرار دئے گئے''۔ کلمة الفصل / ص ۱۲۹ ۔از مرزا بشیر احمد ایم ای پسر مرزا صاحب۔ مرزا صاحب کے بیٹے نے باپ کی مزید تصدیق کر دی۔

۞ اور بڑا بیٹا جو کہ مصلح موعود ہونے کا بھی دعویدار تھا اور جماعت کا دوسرا خلیفہ بھی، اسکا کہنا ہے، ''کل مسلمان جو حضرت....مرزا کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں''۔ آئینه صداقت / ص ۳۵ / از بشیر الدین محمود احمد / ۲۲ دسمبر ۱۹۲۱ / اسلامیه سٹیم پریس لاہور۔ یہ حوالے قادیانی جماعت کے سوچنے کے لئے ایک وسیع بنیاد رکھتے ہیں۔

۞ ۞ ۞

رویہ دوسرے مذاہب کے ساتھ

۞ مرزا صاحب آریوں کے خدا کے متعلق فرماتے ہیں ''آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگل نیچے ہوتا ہے، سمجھنے والے سمجھ جائیں''۔ چشمه معرفت / ر خ ج ۲۳ / ص ۱۱۴۔

۞ عیسائیت کے متعلق ارشاد ہے، ''اس مذہب کی بنیاد محض ایک لعنتی لکڑی پر ہے جس کو دیمک کھا چکی ہے''۔ ملفوظات / ج ۸ / ص ۱۳۷ ۔

۞ ۞ ۞

دعوے

مرزا غلام اے قادیانی کے دعووں اور انکے جواز کو ایک سرسری نظر سے دیکھ کر ہی ایک سمجھدار انسان اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ یہ شخص یا تو مخبوط الحواس ہے یا پھر انتہائی مکار۔ لیکن مرزا صاحب سے مکار تو تھے ہی مگر انکے ہدایتکاران سے بھی بہت آگے تھے انہوں نے بڑے طریقے سے مرزا صاحب کے ذریعہ اپنے مقاصد کو آگے بڑھایا اور اب انکی نسلوں کے ذریعہ اس کو چلا رہے ہیں۔ یہاں ہم اپنے موقف کی وضاحت کے لئے کہ کس طرح بتدریج مرزا صاحب نے دعووں کا سفر شروع کیا اور دعووں میں آگے بڑھے (یا بڑھائے گئے)۔ اس جگہ ان کے اقرار و انکار کے دجل کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

۞ ایک رات میں بے مثال روحانی انقلاب:۔ غالباً اسی سال کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک سفر کے دوران میں گورداسپور میں تشریف فرما تھے کہ آپ کو ایک خواب میں دکھایا گیا کہ مولانا مولوی عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ وفات قریب ہے آنکھ کھلنے کے بعد آپ نے محسوس کیا کہ ایک آسمانی کشش آپ کے اندر کام کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا اور پھر ایک ہی رات میں آپ کے اندر بے مثال روحانی انقلاب برپا ہو گیا۔

۞ چنانچہ خود فرماتے ہیں: ''وہی ایک رات تھی جس میں اللہ تعالےٰ نے بتمام وکمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیل واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی'' (بحواله نزول المسیح صفحه۲۳۷)۔ بحواله تاریخ احمدیت جلد ۱ ، صفحه ۱۶۴ و ۱۶۵ ، مولفه دوست محمد شاہد۔ لیکن شیطان کے ہاتھ سے اور شیطان کے ارادے سے تو ہو سکتی ہے نا، اور وہی ہوئی!

☆ اس جگہ جو انتہائی اہم نکات ہیں اُن کو ذہن میں رکھ کر چلیں تو مرزا صاحب کے دعووں کی حقیقت بہت جلد واضح ہو جائیگی۔ مرزا صاحب تسلیم کر رہے ہیں کہ ایک رات میں ہی اُنکی بتمام کمال اصلاح کر دی گئی۔ اسکا مطلب ہے کہ ان کو مکمل طور پر بتا دیا گیا کہ اب تک آپ جو کچھ بھی تھے آئندہ نبی اللہ ہوں گے۔ ورنہ اور کونسی اصلاح تھی؟

☆ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کم از کم اس وحی کے نازل ہونے تک اول اس بات کے قائل تھے کہ ''اور گو وحی رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے۔ لیکن یہ الہام کہ جو آنحضرت ﷺ کے بااخلاص خادموں کو ہوتا ہے یہ کسی زمانہ میں منقطع نہیں ہوگا''۔ براہین احمدیه حصه اول / ر خ ، ج ۱ / ص ۲۳۸، حاشیه نمبر ۱۱۔

☆ دوئم مرزا صاحب اس بات کے بھی قائل تھے، اور آنحضرت نے بار بار فرمایا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا''۔ کتاب البریہ / ر خ ، ج ۱۳ / ص ۲۱۷ ۔

☆ مرزا صاحب اس زمانے کے مطابق صاحب علم تھے۔ ہر وقت کتب کا مطالع کرتے رہتے تھے اسی وقت ان کو یہ خیال کیوں نہ آیا کہ الہام تو ہوسکتا ہے وحی رسالت نہیں ہوسکتی اس لئے ان کو شیطانی وحی ہوئی ہے، حالانکہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جس بات کی اصل شرع میں نہ ہو وہ صحیح نہیں، اسکا اعتراف آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰ پر کرتے ہیں۔

☆ اسکے باوجود مرزا صاحب اس بات پر قائم ہوگئے کہ''اگر میں اپنی وحی میں ایک دم بھی شک کروں تو کافر ہو جاؤں''۔ تجلیات الٰہیہ / ر خ ، ج ۲۰ / ص ۴۱۲ ۔ حق الیقین تک پہنچنے کے بعد تو مرزا صاحب کو پہلے دن ہی یہ اعلان کردینا چاہئے تھے، وہ رسول کریم ﷺ کی بعثت ثانیہ ہیں۔

۞ اگر کوئی قادیانی کہے کہ یہ خدا نے بعد میں وحی کی تو یہ جھوٹ ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب بیس (۲۰) برس کے بعد خود لکھتے ہیں کہ، ان کا دعویٰ ہے کہ براہین احمدیہ میں ہی خدا نے انکا نام نبی اور رسول رکھا ہے، فرماتے ہیں،''کہ خدا تعالیٰ کی وہ جو پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں ....اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں (دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے''۔ ایک غلطی کا ازالہ / ر۔خ، ج ۱۸ / صفحہ ۲۰۶۔

۞ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ ان کو قرآن اللہ نے سکھایا۔ اللہ تعالیٰ واضح طور پر قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ،''اور وحی کی گئی تیری طرف اور تم سے لوگوں کو'' پارہ ۲۴ / سورۃ الزمر / آیت ۶۵۔

☆ نیز مرزا صاحب کا ہی فرمان ہے کہ رسول کریم ﷺ کو حکم تھا کہ جو وحی الٰہی ہو اسکو ظاہر کریں۔ اسکے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی روایت ہے کہ،''جو تجھ سے کہے کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کسی حکم کو چھپا لیا تو جان لو کہ وہ جھوٹا ہے''۔ تفسیر ابن کثیر / سورۃ المائدہ / ج ۱ / ص ۷۸۷۔ اور ان احکام اور سنت رسول ﷺ کے برخلاف نبی کریم ﷺ کے بعد جس شخص نے وحی کا دعویٰ کیا یقیناً وہ باطل ہے اور اسکو چھپانے والا چور ہے اور چور چوری کا مال چھپا تا ہی ہے جو شخص اپنی وحی کو چھپا گیا۔ وہ غلط ہے اور اس کو یقیناً رحمانی وحی نہیں ہوئی بلکہ شیطانی وحی ہوئی۔

۞ اس کے باوجود مرزا صاحب سب کچھ چھپا کر کبھی ملہم کی بات کرتے ہیں اور وہاں سے انگلی پکڑتے پکڑتے گلے سے لٹک جاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات میری اس بات کی تصدیق کرتے ہیں!

۞ ''کتاب براہین احمدیہ جسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم اور مامور ہوکر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے۔ مجموعہ اشتہارات / جلد ۱ / صفحہ ۲۳۔ یہاں کسی وحی کا ذکر نہیں، صرف الہام تک بات کر رہے ہیں، جو کہ ولیوں کو بھی ہوتا ہے اور جس میں شریعت یا احکام نہیں ہوتے۔

۞ اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں (مجموعہ اشتہارات / جلد ۱ / ص ۲۴۔ اب یہاں سے کتنی پُرکاری سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ کمالات کو مسیح کے مشابہ قرار دے رہے ہیں، برابر بھی نہیں، حالانکہ بعد میں یہ دعویٰ کہ ابن مریم سے غلام احمد بہتر ہے اور مسیح ابن مریم کے کوئی کمالات نہیں تھے۔ کیا جھوٹ سے آغاز شروع ہوا یا نہیں؟

۞ اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے''۔ (ص ۲۵)بحوالہ اشتہار نمبر ۱۱، مجموعہ اشتہارات جلد ۱، صفحہ ۲۳ تا ۲۵۔ کس طرح طریقے سے آگے بڑھنے کا راستہ بنایا جارہا ہے۔ لفظوں کے ہیر پھیر میں اتمام حجت تک جا پہنچے ہیں، حالانکہ اس سے قبل کسی مجدد نے دعویٰ نہیں کیا کہ اسکے پاس حاضر نہ ہو تو اتمام حجت ہے۔

۞ ''یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہوکر آیا ہے............اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تیئں باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے''۔ توضیح مرام / رخ ، ج ۳ / ص ۶۰۔ اب مجدد سے اپنے کو محدث قرار دے لیا۔ کیا کسی نبی نے ایسا طریقہ کار اختیار کیا؟ کیا رسول کریم ﷺ نے جنکی بُعثت ثانیہ کا مرزا صاحب جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں نے ایسا کیا؟

حالانکہ مرزا صاحب جانتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ،''اگر اس امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے''۔ ازالہ اوہام / رخ ، ج ۳ / ص

۲۱۹۔ یہاں اگر کا لفظ بتا رہا ہے کہ رسول کریم ﷺ کم از کم حضرت عمرؓ کے بعد کسی محدث کے آنے کا امکان بھی مٹا رہے ہیں۔ اسکے باوجود دعویٰ محدثیت ؟

۞ مرزا صاحب فرماتے ہیں، ''اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں''۔ براہین احمدیہ / ر خ ، ج ۱ / ص ۵۹۳۔ اب متشابہ لفظ کو کس طرح لپیٹ کر ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے بن رہے ہیں۔ کیا کوئی اللہ تعالیٰ کا ایک عام نیک بندہ بھی نیکی کا پیغام پہنچانے کے لئے اس طرح کے حربے استعمال کرتا ہے؟ اور مرزا صاحب کے دعوے تو بہت ہی بڑے ہیں، کیا ان دعووں کے لئے یہ طریق کار جائز ہے؟

۞ ''ہاں یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی بھی کہا گیا ہے اور اُمتی بھی ....اسی لئے خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی''۔ ازالہ اوہام / ر خ ، ج ۳ / ص ۔

۞ ''تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ ''فتح اسلام'' و ''توضیح المرام'' و ''ازالہ اوہام'' میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے، تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں............ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں''۔ مجموعہ اشتہارات / ج ۱ / ص ۳۱۲ و ۳۱۳۔ دیکھیں کیا دجل ہے۔ نبی کا لفظ استعمال کیا، لوگوں کا رویہ سخت دیکھ کر ایک دم بات بدل لی اور قدم کچھ دیر کے لئے پیچھے ہٹا لئے۔ کیا نبی اللہ ایسے ہی ہوتے ہیں؟

۞ یہ بات سچ ہے کہ اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔ محدث سے مثیل مسیح پر چھلانگ لگائی۔ اس سے پہلے مشابہت تھی۔

۞ ''میں اسی الہام کی بنا پر اپنے تئیں وہ موعود مثیل سمجھتا ہوں جس کو دوسرے لوگ غلط فہمی کی وجہ سے مسیح موعود کہتے ہیں''۔

☆ اب یہاں دیکھیں کہ مسیح موعود کا لفظ مُنہ میں ڈالا جا رہا ہے، لفظ مسیح موعود قطعا اسلامی اصطلاح نہیں ہے، سلامی لٹریچر میں مسیح ابن مریم، یا عیسیٰ ابن مریم استعمال ہوا ہے۔ مسیح کے ساتھ موعود کا لفظ دنیا کو مغالطہ میں رکھنے کے لئے لگایا گیا ہے۔

☆ اگر صرف مسیح کہتے تو تب بھی لوگوں کا ذہن فوراً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جاتا تھا، اور براہ راست بھی اپنے کو عیسیٰ بن مریم نہیں کہہ سکتے تھے، کیونکہ دونوں طرح فوراً لوگوں کے ذہن ان احادیث مبارکہ کی طرف جانے تھے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشگوعیاں ہیں اور نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ مرزا صاحب کی ذات پر ان میں سے ایک بھی نشانی پوری نہیں اترتی۔ ان سوالوں اور لوگوں کے ذہن کو ان سوالوں کی طرف متوجہ ہونے سے بچانے کے لئے یہ دجلیہ نام ''مسیح موعود'' رکھا گیا۔

☆ رسول کریم ﷺ کی بیشمار احادیث میں سے ایک بھی حدیث دکھا دیں جہاں رسول کریم ﷺ نے کسی مسیح موعود کا نام لیا، یا کسی مثیل مسیح کا نام لیا۔ یا مثیل ابن مریم کا نام لیا۔ کسی بھی حدیث مبارکہ میں مسیح موعود یا مثیل موعود، مثیل مسیح کے الفاظ یا مفہوم نہیں ملے گا۔ ہم جہاں بھی دیکھتے ہیں رسول کریم نے قسم کھا کر کہا کہ تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ آخر مرزا صاحب اپنے لئے وہ نام کیوں استعمال کر رہے ہیں جو رسول کریم ﷺ نے ایک بار بھی استعمال نہیں کیا۔ کیا یہی حُب رسول ﷺ ہے؟ اور جو نام رسول کریم نے استعمال کیا ہے اسکو اتنے چکر دے کر گول کیوں کر دیا۔

۞ ''اے برادران دین وعلمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے مُنہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پُرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالےٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا۔ جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا۔ مرزا صاحب کے اگلے دعویٰ سے ہی پتہ چلتا ہے کہ اگر واقعی ہی کچھ لوگوں نے ان کو مسیح موعود سمجھا ہے تو وہ ان کے ارادے قبل از وقت بھانپ گئے اور کم فہم نہیں تھے، بلکہ ذہین تھے۔

۞ ''میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ مَیں مثیل مسیح ہوں''۔ ازالہ اوہام / ر خ ، ج ۳ / ص ۱۹۲۔

☆ ''سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالےٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر خدا تعالےٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا''، ضمیمہ براہین احمدیہ

پنجم / ر خ ، ج ۲۱ / ص ۳۶۱۔ پہلے ایسا خیال کرنے والے کو مفتری اور کذاب قرار دے رہے تھے اب مفتری اور کذاب کون ہے؟ دوسرے قرآن کریم کی تفسیر بالرائے کرنا گناہ ہے۔ کیا مرزا صاحب سے پہلے بھی کسی نے سورۃ تحریم کی ان آیات کی یہی تفسیر بیان کی ہے؟

☆ تفسیر بیان کی یا نہیں، اس کے علاوہ ایک اہم سوال یہ ہے کہ باقی بعض افراد کونسے ہیں جن کا نام مریم رکھا گیا ہے؟ اور پھر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اُمت محمدیہ میں مریم کا نام پانے کے لئے صرف وہی مخصوص ہیں! سورۃ تحریم میں کتنے افراد کے نام مریم رکھے گئے ہیں، اور ان میں سے کتنوں نے دعویٰ کیا کہ ان کا نام قرآن کریم مریم رکھ رہا ہے؟

۞ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں۔ کونسی کتابوں میں، کوئی نام یا تفصیل تو بتاؤ؟

۞ کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ مسیح موعود کا لفظ کبھی اُمت میں کسی طرح بھی استعمال نہیں ہوا، تو اس نام پر دعویٰ کسی جھوٹے مکار نے ہی کرنا تھا، نہ کہ کسی سچے اُمتی نے؟ غالباً بہاء اللہ کا بھی مسیح موعود کا دعویٰ تھا۔

۞ ''نزول المسیح من السماء کے قائل مسلمان گمراہی کی وادی میں سرگرداں ہیں'' خطبہ الہامیہ / ر خ ، ج ۱۶ / ص ۳۱ ، انڈیکس۔ مرزا صاحب باون سال (۵۲) تک نزول المسیح من السماء کے قائل رہے۔ یعنی اپنے بقول گمراہی میں رہے، اور اس میں سے بارہ (۱۲) سال بطور مجدد کے گمراہی میں مبتلا رہے۔ اور قرآن کریم میں ہے، ''جو پہلے گمراہ رہ چکے ہوں ان کی پیروی نہ کرنا''۔ المائدہ ، آیت ۷۷۔ اس کے باوجود سوال یہ ہے کہ گمراہ رہنے والوں کو اور پھر مجدد کی مسند پر فائز ہونے کے بعد بھی گمراہی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دھکا دیتا ہے یا مسیح اور نبی بناتا ہے؟

۞ ''**ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین**۔ ترجمہ۔ محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔ ازالہ اوہام / ر خ ، ج ۳ / ص ۱۱۸۔ یہ قرآن کریم کی آیات کی تشریح کر رہے ہیں۔ اور کسی بھی قسم کی نبوت کا انکار کر رہے ہیں!

۞ ''اے لوگو! مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو، دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اُس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے''۔ آسمانی فیصلہ / ر خ ، ج ۴ / ص ۳۳۵۔ یہاں اب دوسروں کو منع کر رہے ہیں، حالانکہ نبوت کا سلسلہ خود جاری کیا ہوا ہے ڈھکے چھپے طریق سے۔ مطلب چور اپنی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے چور چور کا شور ڈال رہے ہیں۔

۞ فرماتے ہیں، ''ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں''۔ مجموعہ اشتہارات / ج ۲ / ص ۲۹۷ / مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء۔ یہاں کس طرح دنیا کو مطمئن رکھنے اور ان کی توجہ پھیرنے کے لئے مُنہ بھر کر اپنے اوپر ہی لعنت ڈال رہے ہیں۔

۞ ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں''۔ بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء۔ بحوالہ، ملفوظات / ج ۱۰ / ص ۱۲۷۔ لو جی نبی تو تھے ہی اب رسول بھی بن گئے۔ اور جو خدا کے سکھائے ہوئے قرآن کی تشریح میں پہلے لکھا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا، اسکا کیا کہتے ہیں؟

لغرض حقیقۃ الوحی کے حوالہ نے واضح کر دیا کہ نبوت اور حیات مسیح کے متعلق آپکا (مرزا غلام احمد صاحب۔ ناقل) عقیدہ پہلے عام مسلمانوں کی طرح تھا مگر پھر دونوں میں تبدیلی فرمائی''۔ بحوالہ الفضل ۶ ستمبر ۱۹۴۱ء / خطبہ جمعہ / کالم ۳۔ بیٹے کی تصدیق کے مرزا صاحب نے عقیدہ بدلہ!

۞ کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا''۔ ازالہ اوہام / ر خ ، ج ۳ / ص ۲۲۰۔ اس کے باوجود اپنے ہی معیار کے برعکس مرزا صاحب کو دانشمندی کا دعویٰ ہے!

۞ مرزا صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں، ''دجال کے لئے ضروری ہے کہ کسی نبی برحق کا تابع ہو کر پھر سچ کے ساتھ باطل ملا دے۔ .... اور چونکہ آئندہ کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا، اس لئے پہلے نبی کے تابع جب دجل کا کام کریں گے تو وہی دجال کہلائیں گے''۔ مجموعہ اشتہارات، ج ۲ / ص ۱۳۱۔ آخر کار اپنے اصلیت بھی بتا ہی دی۔ مرزا صاحب، آپ نے پہلے نبی برحق کی پیروی کا دعویٰ کیا اور اس میں دجل ملاتے ملاتے آخر اپنے اصلی ٹھکانے اور ٹائٹل پر پہنچ ہی گئے۔

دعووں کے مقاصد

مرزا غلام اے قادیانی کے دعووں کے کیا مقاصد تھے۔جنھوں نے مرزا صاحب کو نبی بنایا اور انکو آگے بڑھایا، انکے مقاصد پر یہاں بات کی گنجائش نہیں۔صرف مرزا صاحب کی اپنی تحریر میں ایک اعتراف، لکھتے ہیں، ''مجھے صرف اپنے دسترخوان اور روٹی کی فکر تھی''۔ نزول المسیح / ر خ ، ج ۱۸ / ص ۴۹۶ ۔یہ ایک بنیادی بات ہی ہمیں مرزا غلام اے قادیانی کے مقاصد واضح کر رہی ہے۔

اسکے لئے مرزا صاحب نے چاپلوسی، جاسوسی، اسلام، اور عالم اسلام سے غداری، ایمان سے غداری، اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول ﷺ سے غداری، کے مرتکب ہوتے ہوئے کبھی بھی ندامت محسوس نہ کی۔ اور غیر ملکی، غیر نسل، غیر مذہب کے آقاؤں کی چاپلوسی کی انتہا تک گر گئے۔ اور چاپلوسی کرکے پھر اپنے مُنہ سے اجر بھی مانگتے رہے ہیں۔ دعویٰ نبوت کا لیکن اجر اور عزت وآبرہ کی حفاظت اور مولویوں سے پناہ غیر مذہب کے انسانوں سے مانگتے رہے۔

مقاصد کس طرح حاصل کئے

۞ ملکہ برطانیہ کو خط کے اقتباس، احمدی، قادیانی اسکو پڑھتے جائیں، اور ضمیر کی آواز پر شرمانا یا نہ شرمانا ہم انہی پر چھوڑتے ہیں۔''بسم اللہ الرحمٰن الراحیم، یہ عریضہ مبارکبادی، اس شخص کی طرف سے ہے۔ جو یسوع مسیح کے نام پر طرح طرح کی بدعتوں سے دنیا کو چھڑانے آیا ہے۔ جسکا مقصد یہ ہے کہ امن اور نرمی کے ساتھ دنیا میں سچائی قائم کرے.........اور اپنے بادشاہ ملکہ معظّمہ سے جس کی وہ رعایا ہیں سچی اطاعت کا طریق سمجھائے........یہ نوشتہ ایک ہدیہ شکرگزاری ہے کہ جو عالی جناب قیصرہ ہند ملکہ معظّمہ والی انگلستان و ہند دام اقبالہا بالقابہا کے حضور میں بتقریب جلسہ جوبلی شصت سالہ بطور مبارکباد پیش کیا گیا ہے۔مبارک! مبارک! مبارک!!!۔تحفہ قیصریہ / ر خ ، ج ۱۲ / صفحہ ۲۵۳۔

۞ اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے آج ہمیں یہ عظیم الشان خوشی کا دن دکھایا.........جس قدر اس دن کے آنے سے مسرت ہوئی کون اس کو اندازہ کر سکتا ہے..........اور ایسا ہو کہ جلسہ جوبلی کی تقریب پر (جس کی خوشی سے کروڑ ہا دل برٹش انڈیا اور انگلستان کے جوش نشاط میں ان پھولوں کی طرح حرکت کر رہے ہیں جو نسیم صبا کی ٹھنڈی ہوا سے شگفتہ ہو کر پرندوں کی طرح اپنے پروں کو ہلاتے ہیں) جس شور سے زمین مبارکباد کے لئے اچھل رہی ہے۔تحفہ قیصریہ / ر خ ، ج ۱۲ / صفحہ ۲۵۴۔

۞ ....اگر چہ میں اس شکرگزاری کے لئے بہت سی کتابیں اردو اور عربی اور فارسی میں تالیف کر کے اور ان میں جناب ملکہ معظّمہ کے تمام احسانات کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں اسلامی دنیا میں پھیلائی ہیں۔ اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے۔ لیکن میرے لئے یہ ضروری تھا کہ یہ تمام کارنامہ اپنا جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں بھی پہنچاؤں ۔تحفہ قیصریہ / ر خ ، ج ۱۲ / صفحہ ۲۵۵۔

۞ .ہم تیرے وجود کو اس ملک کے لئے خدا کا ایک بڑا فضل سمجھتے ہیں اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں۔ جن سے ہم اس شکر کو پورے طور پر ادا کر سکتے۔تحفہ قیصریہ / ر خ ، ج ۱۲ / صفحہ ۲۶۶۔

۞ کتاب ملکہ وکٹوریہ کو بھیجنے کا مقصد واضح ہو جائیگا۔ فرماتے ہیں کہ''اس عاجز کو وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص، اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظّمہ اور اس کے افسروں کی نسبت حاصل ہے (عیسائی چرچ کی سربراہ ملکہ کے ساتھ ہی نہیں اسکے افسرں کے لئے بھی محبت وجوش اطاعت۔ناقل) جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا جن میں اس اخلاص کا اندازبیان کر سکوں۔ اس سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام سے تالیف کر کے اور اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائیگی اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا...مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ

سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا........لہٰذا اس حسن ظن نے جو میں حضور ملکہ معظّمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں، دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ قیصرہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں"۔ستارہ قیصریہ / رخ، ج ۱۵ / صفحہ ۱۱۲۔

۞ آگے پھر لکھتے ہیں، "میں دعا کرتا ہوں کہ خیر و عافیت اور خوشی کے وقت خدا تعالےٰ اس خط کو حضور قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچادے اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو جو حضرت موصوفہ کی نسبت میرے دل میں ہے، اپنی پاک فراست سے (عیسائی جو کہ مرزا صاحب کے نزدیک اسلام کا دشمن نمبر ایک ہے اس مذہب کی سربراہ کی پاک فراست۔ناقل) اسے شناخت کرلیں اور رعیت پروری کی رو سے مجھے پُر رحمت جواب سے ممنون فرمائیں"۔ستارہ قیصریہ / رخ، ج ۱۵ / صفحہ ۱۱۵۔

۞ دوسری طرف ان ہی عیسائی افسروں کو اپنی درخواست میں لکھتے ہیں، "سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کرچکی ہے (پچاس برس میں کم و بیش تین بالغ نسلیں آمنے سامنے ہوتی ہیں، اسکا مطلب کے نسل درنسل غیروں سے وفاداری اور اپنوں سے غداری کرتے آرہے ہیں۔ناقل) اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ ہی اور خدمگزار ہیں۔

۞ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں"۔مجموعہ اشتہارات / ج ۳/ص ۲۱۔

۞ ایسی بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ بدتر کاسہ لیس تحریریں جن سے اپنوں سے غداری لیکن غیر ملکی آقاؤں سے وفاداری ظاہر ہوتی ہے مرزا صاحب کے لٹریچر میں موجود ہیں لیکن یہ تحریر انتہائی واضح طور پر بتارہی ہے کہ کلیسا والوں کا وفادار، اور لگایا ہوا پودا کون ہے اور بجائے اللہ سے مدد مانگنے کے عیسائیوں سے مدد مانگ رہے ہیں جن کے بارے میں مرزا صاحب کا ارشاد ہے کہ "عیسائیت ایک بدبودار مذہب ہے"۔ دافع البلاء / رخ، ج ۱۸ / ص ۲۴۲۔

۞ مرزا صاحب عیسائیوں کی حکومت کے افسران سے ہر طرح خوش ہیں اور اپنے خداؤں سے فریاد کرتے ہیں کہ مولوی تنگ کرتے ہیں، "اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں۔صرف ایک رنج اور درد و غم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے۔جس کا استغاثہ پیش کرنے کے لئے اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس مُلک کے مولوی مسلمان اور انکی جماعتوں کے لوگ حد سے زیادہ مجھے ستاتے اور دُکھ دیتے ہیں"۔مجموعہ اشتہارات / ج ۳ / ص ۱۴۳ ۔نبی اپنے اللہ کے سوا کسی سے نہ تو کچھ مانگتا ہے اور نہ ہی توقع رکھتا ہے۔لیکن یہ کیسا مہدی ہے جس نے اسلام کی ہدایت دنیا بھر تک پہنچانی ہے اور کافروں کو مسلمان کرنا ہے، انہی کافروں سے مولویوں کے خلاف فریادیں کررہا ہے۔کیا یہ کردار ایک شریف آدمی کا بھی ہوسکتا ہے؟

۞ اور احسان فراموشی کا بھی حال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے انگریزوں کی جو کہ عیسائی ہیں تعریف کرنے کی وجہ اکثر یہ بیان کی انہوں نے انکو سکھوں سے نجات دلائی۔یہ وجہ صحیح ہے یا جھوٹ اس پر یہاں بحث نہیں، اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ انگریز جو کہ عیسائی ہیں محسن ہیں اس لئے محسن سے غداری حرامی پن نہیں تو اور کیا ہے؟ اب انکے بارے میں اپنی محفل میں کیا کہتے ہیں۔لیکن یاد رہے کہ اس سے پہلے پاک فراست والی عیسائی ملکہ اور اسکے ملازمین سے کس للّہی محبت کا اقرار کررہے ہیں۔

☆ مرزا صاحب مرید انکو ہدایت مرزائیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں، "عیسائیوں کے ساتھ کھانا اور معانقہ کرنا میرے نزدیک ہرگز جائز نہیں" (ملخص: مخالفین سے معانقہ)۔ملفوظات / ج ۳ / ص ۳۲۲۔کیا پاک فراست اور خدا کا نور اور اسکے متعلقین سے معانقہ کرنا یا انکے ساتھ کھانا جائز نہیں ہے؟

☆ لیکن بات یہیں نہیں رکتی ممکن ہے کہ کوئی قادیانی (احمدی) یہ کہے کہ کھانا اور معانقہ منع ہے مگر محبت کرنے کا کہا ہے۔وہ بھی سُن لیں۔مرزا صاحب کا ارشاد نادری ہے، "جموں والے چراغدین کا ذکر تھا کہ عیسائیوں کے ساتھ بہت تعلق محبت رکھتا ہے۔فرمایا:۔بدقسمت اور بدبخت آدمی ہے اسلام ایسے گندوں کو باہر پھینکتا ہے"۔

ملفوظات / ج ۸ / ص ۳۵۔

۞ مرزا صاحب کے محبت کے دعوے آپ پہلے پڑھ چکے اب اس قول کے مطابق کوئی اور بدقسمت اور بدبخت بنے یا نہ بنے، مگر مرزا صاحب ضرور بن گئے ہیں اور نیز دنیا میں جتنے بھی قادیانی (احمدی) ہیں جو عیسائیوں کے ساتھ رابطہ میں ہیں، خاص طور پر یورپ میں رہنے والے، اور جماعت کی ہدایات کے تحت عیسائیوں سے خاص طور پر تعلق قائم کر رہے ہیں وہ سب کے سب بدقسمت اور بدبخت ہوگئے۔ کیا اسی لئے ان بیچاروں نے مرزا صاحب کو قبول کیا ہے کہ، جان، مال، جائداد، اولاد، وقت، ہر چیز، مرزا کے قدموں میں ڈال کر، مرزا غلام احمد قادیانی کے ہی فتوے کی رُو سے بدقسمت اور بدبخت بن جائیں؟

۞ ۞ ۞

قلابازیاں

موقع محل کے مطابق مرزا صاحب کا اپنے موقف سے پھر جانا، یا جھوٹ بول دینا ایک خاص وصف تھا۔ الفاظ کو تاویلات کے ہیر پھیر میں ڈال دینا مرزا صاحب کی فطرت تھی دو تین مثالیں کس طرح موقف سے قلابازی کھاتے ہوئے ایک سو اسی ڈگری گھومتے ہیں پیش خدمت ہیں۔

۞ ''اور میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسول آدم کے فرزندوں کے سردار اور رسولوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا۔ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں، میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول ﷺ پر ختم ہوگئی۔

۞ میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے، کیا ایسا بدبخت مفتری جو رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور ایسا وہ شخص جو قرآن پر ایمان رکھتا ہے اور آیت **ولکن رسول اللہ و خاتم النبین** کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے وہ کہہ سکتا ہے میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد نبی ہوں؟

۞ ''اور حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں، مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جاملوں''۔

۞ ''جہاں میرے اور تمہارے تعلق کا سوال آئے گا تمہیں میری حیثیت وہی تسلیم کرنی پڑے گی جو ایک نبی کی ہوتی ہے، جس طرح نبی پر ایمان لانا ضروری ہوتا ہے، اسی طرح مجھ پر ایمان لانا ضروری ہوگا''۔

۞ ''یہ بھی مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں اور کہ میں نے نیا دین بنالیا ہے یا میں کسی الگ قبلہ کی فکر میں ہوں، نماز میں نے الگ بنائی ہے یا قرآن کو منسوخ کر کے اور قرآن بنالیا ہے۔ سو اس تہمت کے جواب میں مَیں بجُز اس کے کہ **لعنۃ اللہ علی الکاذبین** کہوں اور کیا کہوں''۔ ملفوظات / ج ۱۰ / ص ۴۲۰۔

☆ اس مضمون میں یہ سب ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے نئی نبوت کا دعویٰ کیا ہے

☆ نیا دین بنالیا ہے۔ قادیانیت مرزا غلام اے قادیانی کا بنایا ہوا دین ہے اور اسلام اللہ کا بنایا ہوا دین ہے۔

☆ قرآن کو منسوخ کر کے نیا قرآن بنالیا ہے۔

☆ نمازوں میں جدت پیدا کر دی ہے۔

☆ نئے حج کی جگہ قادیان قرار دے دی ہے اور اگر کچھ اور موقع مل جاتا تو نئے قبلہ کا بھی اعلان ہو جاتا۔

☆ اس طرح اپنے جھوٹ پر مرزا غلام اے قادیانی نے خود ہی لعنت ڈال کر اپنے آپ کو لعنتی بھی بنالیا۔ **فاعتبرو یااولی الابصار**۔

۞ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا۔ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف

ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی"۔ اربعین ۴/ ر۔خ، ج ۱۷/ ص ۴۳۵۔

۞ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ "اور خدا تعالی نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے،۔۔لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے"۔

اختصاریہ

۞ اس مضمون کا مقصد دراصل ان لاعلم قادیانیوں کے لئے حقائق کو سامنے لانا ہے، جن کو مربیوں نے چند مخصوص تقریروں اور موضوعات کے دائرے میں رکھا ہوا ہے جسکا مرکزی نقطہ نگاہ صرف خاندان مرزا کے لئے اور ان کے حواریوں کے لئے مال اکٹھا کرنا ہے۔ مرزا صاحب کی اصل تعلیم، عمل، اور حقیقی مقاصد کو اوجھل رکھنا ہے۔ احمدی گروہ کا خیال ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ اسلام میں عبادات، اخلاق اور صفائی کو بنیادی اہمیت ہے۔ جو ان پر صحیح طریق سے عمل نہیں کرتا یا کسی ایک رُکن اسلام کو بھی ارادتاً نقصان پہنچاتا ہے اس میں بدعات شامل کرتا ہے، یا تحریف کرتا ہے وہ مسلمان نہیں رہتا، کجا کسی بھی قسم کی ولایت یا نبوت کا دعویٰ کرے۔ اس مضمون میں ہم نے باثبوت طور پر مرزا صاحب کے عقائد اور اعمال سامنے رکھے ہیں تا کہ قادیانی جماعت کے ممبران جان لیں کہ مرزا صاحب اسلامی عبادات پر کس حد تک عمل پیرا تھے؟ انکے دل میں انکی کیا اہمیت تھی؟ تا کہ وہ دیکھ سکیں کہ جو شخص ارکان اسلام کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرتا اور ان کے ساتھ من مانے طریق سے کھیلتا ہے تو وہ قادیانیوں (احمدیوں) کے سامنے جس مقام کا دعویدار ہے اس مقام کا اہل تو کیا ان دعووں کا نام لینے کا بھی اہل نہیں۔ جو شخص خود رسول کریم ﷺ کے دین میں تحریف کر رہا ہے وہ آپ کو کیسے رسول پاک ﷺ کے دین کی طرف لے کر جا سکتا ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی نے خوبصورت الفاظ، منطق اور تاویل سے دنیا کو گمراہ کیا ہے لیکن اس مضمون میں بڑی حد تک مرزا صاحب کا حقیقی چہرہ نظر آجاتا ہے، لیکن اس کے باوجود اگر کوئی غور نہیں کرنا چاہتا تو اس کے لئے بھی میں اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے مرزا صاحب کا ہی ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔

۞ لکھتے ہیں، "یہودی لوگ جو مورد لعنت ہو کر بندر اور سور ہو گئے تھے، ان کی نسبت بھی تو بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ وہ بظاہر انسان تھے۔ لیکن ان کی باطنی حالت بندروں اور سوروں کی طرح ہو گئی تھی اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بکلی ان سے سلب ہو گئی تھی۔ اور مسخ شدہ لوگوں کی یہی تو علامت ہے کہ اگر حق کھل بھی جائے تو اس کو قبول نہیں کرسکتے"۔ مجموعہ اشتہارات/ ج ۱ / ص ۳۹۷۔

۞ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالےٰ آپکی باطنی حالت کو مسخ ہونے سے بچائے اور آپ کی آنکھیں کھول دے اور آپ کو جھوٹے نبی کے مقابل پر سچے نبی ﷺ کی پہچان کروائے اور اپنی صحیح اصل یعنی اسلام کی طرف لوٹائے۔ آمین!